Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ

ماہنامہ تحریک جدید

(سالانہ نمبر)

ذیقعد 1390 ہجری قمری ——— صلح 1350 ہجری شمسی

جنوری 1971 عیسوی

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۔

حضور کا دورہ مغربی افریقہ اللہ تعالی کی بہت سی برکات

کا باعث بن رہا ہے ۔

Hazrat Khalifatul Masih III on his West African Tou
which has resulted in great blessings of God.

★

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے...

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کا باعث بنیں۔

بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں
کھلوائیے اور بچت کا سنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ۔ یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

جلد ۷ — صلح ۱۳۵۰ ہش — شمارہ ۱۱

(جنوری ۱۹۷۱ء)

سالنامہ

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ۲ روپے — فی پرچہ ۲۰ پیسے

(قیمت پرچہ ہذا پچاس پیسے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورۂ مغربی افریقہ ۲
- مسکراہٹیں۔ مصافحے اور معانقے ۱۰
- حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات ۱۳
- باشندگانِ افریقہ کا کیریکٹر ۱۸
- انّ المساجد للّٰہ ۲۱
- مساوات کا چارٹر ——— اور ——— ترقی کا زینہ ۲۵
- سربراہانِ مملکت سے ملاقاتیں ۲۸
- اخبارات، ریڈیو، ٹیلیویژن کے نمائندوں سے حضور کی ملاقاتیں ۳۳
- رُکی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے (نظم) ۳۸
- نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۳۹
- تبلیغِ اسلام کا آغاز اور اسلام کی روز افزوں ترقی ۴۱
- حضرت امیر المومنین کی دورۂ افریقہ سے کامیاب مراجعت پر (نظم) ۵۹
- ہدیۂ عقیدت (نظم) ۶۱
- دلیلِ سحر (نظم) ۶۳
- ایڈیٹر کے نام ۶۴
- مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی طبی خدمات ۶۵

پبلشر:۔ عبد اللطیف خان مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید۔ دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی پانچ تاریخ
کتابت:۔ حمید الدین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا

دورۂ مغربی افریقہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۴ر اپریل ۱۹۷۰ء کو مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں (نائیجیریا، غانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون) کے دورہ کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ حضور کی بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر، ایک پرائیویٹ سیکرٹری، ایک سیکرٹری اور ایک پہریدار تھے۔ روانگی سے ایک روز قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنے اس بابرکت سفر کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے اور صدقات دینے کی جماعت کو تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا:-

"پس محبت اور پیار سے اپنے دن گزاریں اور صدقہ اور دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں۔ جو کام میرے سپرد ہے اور جس کی آخری ذمہ واری ان کمزور کندھوں پر رکھی گئی ہے وہ صرف میرا کام نہیں بلکہ ساری جماعت کا کام ہے ــــ اللہ تعالیٰ جس غرض کے لئے اس سفر کے سامان پیدا کر رہا ہے وہ غرض پوری ہو ــــ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ محبت اور فراست سے اور پیار سے اور انکی ضرورتوں کو سمجھنے اور ان کے مطابق انکے ساتھ سلوک کرنے سے انکی پیاس کو بجھا سکوں۔"

دعاؤں کی اس تحریک ہی میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے سفر کے اغراض بھی بیان فرما دیئے جو مختصراً یہ تھے کہ مغربی افریقہ کے احمدیوں کو اس پیار کا حصہ دیا جائے جو ایک خلیفہ راشد سے اس کی جماعت کو متوقع ہوتا ہے۔ ان کی ضرورتوں کو ــــ دینی اور دنیاوی (کیونکہ دنیا بہرحال دین سے وابستہ ہے اور اسے کسی رنگ میں بھی دین سے الگ نہیں کیا جا سکتا)

موقعہ پر سمجھ کر ان کے پورا کرنے کے لئے دعائیں بھی کی جائیں اور دنیاوی سامان بھی۔ چنانچہ اس بابرکت سفر کے نمایاں پہلو جو نہایت حسین رنگ میں اُجاگر ہوئے یہ تھے کہ حضور نے وہاں مسکراہٹیں بکھیر کر بے کیف فضاؤں میں ایک جرأت آمیز رنگینی پیدا کر دی۔ وہ زندگیاں جو بے مقصد نظر آرہی تھیں ان کو مقصدیت کے احساس سے نوازا۔ مصافحوں اور معانقوں سے روحانی اور جسمانی برکات سے ہزاروں ہزار نفوس کو نوازا اور ان سے کہیں زیادہ تعداد میں لوگوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی اور دلوں کی راحت کا سامان مہیا کیا۔ صدیوں سے تو کیا ہزاروں سالوں سے انہوں نے ایسی محبت کے مظاہرے کبھی نہ دیکھے ہوں گے۔ ازمنۂ گزشتہ میں جب اللہ تعالیٰ نے ان علاقوں میں اپنے کسی برگزیدہ بندے کو مبعوث کیا ہوگا۔ اس وقت تو شاید انہیں روحانی پیاس بجھانے کے لئے محبت بھی ملی ہو لیکن اس کے علاوہ بھی کوئی ایسا موقعہ وہاں ہرگز پیش نہ آیا ہوگا کہ ایک ایسا شخص جو روحانیت کی مملکت کا تاجدار ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے اس وقت اپنا نائب مقرر فرمایا ہے اس نے ایسی محبت کی ہو جیسی حضور ایدہ اللہ نے ان لوگوں سے کی۔ بچوں سے بھی اور بڑوں سے بھی، نوجوانوں سے بھی اور بوڑھوں سے بھی۔ جنہاں تک عورتوں کا تعلق ہے انہیں حضور کی مسکراہٹیں، دلنواز باتیں، رُوح افزا نصائح ——— اور حضرت بیگم صاحبہ کے مصافحے میسر آئے۔ اور یہ تمام ایسی چیزیں ہیں جن کا اثر اور جن کی شیریں یادیں وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اثر میں اور اپنی شیرینی میں اضافہ کرتی جائیں گی۔

تاریخ ان چند ایام پر فخر کرے گی جو حضور نے مغربی افریقہ میں گزارے۔ اور تاریخ نویس ان باتوں کو سنہری الفاظ میں لکھنا چاہیں گے۔ اور حق تو یہ ہے کہ مغربی افریقہ کے ان ممالک کی تاریخ (جن کا حضور نے دَورہ فرمایا) کا حسین ترین باب یہی ایام ہوں گے اور دَورہ کے نتیجہ میں بننے والی سکیمیں آئندہ کی تاریخ ساز کہلائیں گی۔ آئندہ فلاح و بہبود کے حق میں نمودار ہونے والے انقلاب ان ایام کو اپنا پیش رو گردانیں گے۔

ربوہ سے روانگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ سے روانگی سے ایک روز قبل (جمعہ کے روز) حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو مصافحہ کا موقعہ عطا فرمانے کے لئے مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں ایک مختصر سی تقریب منعقد فرمائی۔ اس تقریب میں حضور نے احباب جماعت کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے، اور

انہیں اس بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ ہماری تمام دعاؤں کا مرکزی نقطہ ـــــ اور درحقیقت ایک ہی دعا جو سب دُعاؤں پر مشتمل ہے ـــــ یہ ہے کہ ہم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اقوامِ عالم کے دلوں میں بیٹھے اور اسلام دنیا میں غالب آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے اپنے مختصر خطاب کے بعد احبابِ جماعت سے مل کر سفر کی کامیابی اور جماعت کے امن و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ دعا کے بعد حضور کے زیر ارشاد مندرجہ ذیل نعرے لگوائے گئے:۔

نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، خاتم الانبیاء زندہ باد، ختم المرسلین زندہ باد، انسانیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد۔

اگلے روز (۴ر اپریل) حضور ربوہ سے لاہور اور لاہور سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے اس سے اگلے روز یعنی ۵ر اپریل کو حضور کراچی سے زیورک کے لئے روانہ ہوئے اور اسی روز خدا کے فضل سے خیر و عافیت سے زیورک پہنچ گئے۔

مغربی افریقہ میں ورودِ مسعود

۱۱ر اپریل کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرانکفرٹ سے لیگوس (نائیجیریا) پہنچے۔ ہوائی اڈے پر (اس کا نام (Ikeja) اکیجا ہے) بہت بڑی تعداد میں احمدی مرد اور عورتیں اور متعدد غیر از جماعت دوست حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ چنانچہ فضاؤں میں گونجتے ہوئے نعروں کے درمیان حضور ہوائی اڈے سے باہر تشریف لائے۔ اور اس طرح عملی طور پر مغربی افریقہ کا دورہ شروع ہو گیا۔

نائیجیریا کا دورہ ختم کر کے حضور ۱۸ر اپریل کو اکرا (غانا) کے لئے روانہ ہو کر اسی روز اکرا پہنچ گئے اور غانا کا دورہ ختم کر کے حضور ۲۷ر اپریل کو آئیوری کوسٹ پہنچے اور وہاں کا دورہ ختم کر کے ۲۹ر اپریل کو لائبیریا اور یکم مئی کو گیمبیا اور پھر پانچ مئی کو سیرالیون پہنچے۔

نائیجیریا میں لیگوس، اجیبو اوڈے اور ابادان۔ غانا میں اکرا، سالٹ پانڈ، کماسی اور ٹیچی مان۔ آئیوری کوسٹ میں ابی جان۔ لائبیریا میں منروویا۔ گیمبیا میں باتھرسٹ اور سیرالیون میں فری ٹاؤن اور بو کے شہروں کو شرفِ زیارت عطا کیا۔

سربراہانِ مملکت سے ملاقاتیں

نائیجیریا میں حضور نے صدرِ مملکت میجر جنرل یعقوبو گوون سے ملاقات فرمائی۔ غانا میں ملٹری حکومت (اب حکومت بدل چکی ہے) کے چیئرمین سے افریقہ سے۔ آئیوری کوسٹ میں مُب صدر (صدر صاحب ملاقات کے روز کسی اور V.I.P

کے لئے ہوائی اڈے پر گئے ہوئے تھے اور وقت پر واپس نہ آسکے۔ چنانچہ وہیں سے انہوں نائب صدر صاحب کو ہدایت کی کہ وہ حضور سے ملاقات کا انتظام کریں۔ لائبیریا میں پریذیڈنٹ ولیم ٹب مین سے، گیمبیا میں صدر (اور وزیر اعظم) سر داؤدا جوارا سے اور سیرالیون میں قائم مقام صدر مملکت بانجا تیجان سی سے ملاقات فرمائی۔ (بانجا تیجان سی صاحب اب خدا کے فضل سے مستقل صدر مملکت بن چکے ہیں)۔

ان جملہ سربراہانِ حکومت نے نہ صرف احمدیہ جماعت کی مساعیٔ جمیلہ کو سراہا بلکہ آئندہ کے تعلیمی اور دیگر فلاحی پروگراموں میں پورا پورا تعاون کرنے کی پُرزور خواہش کا اظہار کیا۔ ان میں سے بعض نے اپنی تعلیمی اور طبی ضروریات کا ذکر بھی کیا اور حضور سے اس بات کی خواہش کی کہ پاکستانیوں کو ان دونوں میدانوں میں کام کرنے کے لئے جلد از جلد بھیجا جائے تاکہ ان کے ملک ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

احبابِ جماعت سے مشورے اور نصائح

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر ملک میں احمدیہ جماعت کے مقتدر اصحاب سے مشورے کئے اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں مستقبل کے پروگرام تیار کئے۔

مثلاً نائیجیریا میں ۱۵ اپریل کو حضور ایدہ اللہ نے جماعتوں کے نمائندگان کو چائے پر مدعو فرمایا اور اُن سے مشورہ طلب کیا کہ آئندہ پانچ سات سال تک کے عرصہ کے لئے ان کا کیا پروگرام ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس عرصہ میں ایک باقاعدہ منصوبہ کے ماتحت سکول اور میڈیکل سنٹر کھولے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اس عرصہ میں کم از کم سولہ سیکنڈری اور پانچ سیکنڈری سکول اور چار نئے میڈیکل سنٹر کھلنے چاہئیں۔ حضور نے سات احباب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔

اسی طرح حضور نے گیمبیا میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پاکر اس امر کا فیصلہ فرمایا کہ ان ممالک کے لئے کم از کم ایک لاکھ پونڈ تعلیمی اور طبی اغراض کو پورا کرنے کے لئے خرچ کیا جائے۔ حضور اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ رجون ۱۹۷۰ء میں فرماتے ہیں:۔

"ایک دن اللہ تعالیٰ نے (میرے اپنے پروگرام نہیں رہنے دیئے بلکہ) بڑی شدت سے میرے دل میں ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالیگا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے۔ خیر میں بڑا خوش ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا
اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنا دیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امید کا پیغام

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مساجد کے سنگِ بنیاد رکھے۔ ایک لجنہ ہال کا بھی سنگِ بنیاد رکھا۔ سکولوں کے معائنے کئے۔ معزز شہریوں کے علاوہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء سے خطاب فرمایا اور اپنے نہایت حوصلہ افزا پیغامات سے ان کے دلوں میں ایک نئی امنگ اور ایک اَمٹ ولولہ پیدا کر دیا۔ حضور نے انہیں یقین دلایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے آپ کو دنیا میں کسی سے کمتر نہ سمجھیں۔ آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اتنا آگے بڑھیں کہ دوسروں سے آگے نکل جائیں۔ اور وہ لوگ جو آج ان پر، ان کی قدامت پسندی پر طنزیہ ہنسی ہنستے ہیں اُن کے اُستاد بن جائیں۔ انہیں صحیح اسلامی تہذیب کا سبق پڑھائیں اور انہیں غیر انسانی گہرائیوں میں سے نکال کر ایسے مقام پر کھڑا کر دیں کہ فرشتے بھی رشک کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ اور انشاء اللہ یہ ہو کر رہے گا۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ آپ لوگ اسلام کی تعلیم کو اپنا لیں اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال کر اسلام کی چلتی پھرتی تصویریں بن جائیں۔

حضور نے افریقہ کے باشندوں کو یقین دلایا کہ اب اسلام اور صرف اسلام ہی کی تعلیم دنیا کو ہلاکت کے گڑھے سے نکال سکتی ہے۔ اگر دنیا نے اس طرف توجہ نہ کی تو وہ تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اور اگر اس نے اسلام کی تعلیم سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھایا تو یہ زمین جنت کا نمونہ بن کر رہیگی۔

حضور کی آواز اور حضور کا پیغام پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ لاکھوں لاکھ افراد تک پہنچی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آواز اب آگے سے آگے پہنچتی ہی رہے گی۔ جن لوگوں نے خود سُنی ہے وہ دوسروں تک پہنچائیں گے اور وہ آگے، اور آگے، اور آگے۔ اور اس طرح یہ آواز جو درحقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم —— اللہ تعالیٰ کے محبوب خاتم النبیینؐ —— ہی کی آواز کی گونج ہے اور اس گونج کا ساری دنیا میں پہنچنا ازل سے مقدر ہو چکا ہے۔ اس گونج کے ساری دنیا پر محیط ہونے کے لئے تو وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

پس انسانی مساوات اور انسانی وقار کا جو پیغام حضور نے افریقہ کے لوگوں تک پہنچایا وہ اب نہ صرف وسیع سے وسیع تر حلقے تک پہنچیگا بلکہ دُنیا دیکھے گی کہ اس کے سریع الاثر نتائج جلد ہی منصۂ شہود پر آجائیں گے۔ اب افریقی لوگ دوسروں سے پیچھے نہ رہ سکیں گے۔ اب وہ

اپنی قسمت کے درخت پر چڑھ کر اپنی تقدیر
کے پھل توڑیں گے اور دنیا حیران ہو جائیگی کہ
یہ کیا انقلاب رونما ہو گیا ہے۔ اسلام کی ترقی
کے ساتھ ان کی ترقی وابستہ ہے اور اسلام
کی ترقی تو

قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

حضور نے نائیجیریا سے غانا کیلئے روانگی
کے وقت درج ذیل پیغام دیا جو ۱۷ اپریل
کو اخبارات میں شائع ہوا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

نائیجیریا کی سرزمین سے روانہ
ہوتے ہوئے میرا دل آپ سے
محبت اور اخوت کے جذبات
سے لبریز ہے۔ نائیجیریا کے دورے
کی یاد ہمیشہ ایک عزیز متاع
کی حیثیت سے میرے دل میں
محفوظ رہے گی۔ اب جبکہ یہ
دورہ ختم ہو رہا ہے میں غمگین
ہوں اور آپ کی پیاری یاد
سے دل مغموم ہے۔ آپ کی
محبت نے میرا دل جیت لیا ہے
میں اور سیدہ منصورہ بیگم آپ
کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا
کرتے ہیں۔ یاد رکھیں آپ ایک
عظیم ملک کے فرزند ہیں جو طبعی
اور انسانی خزائن سے مالا مال
ہے۔ آپ ایک شاندار مستقبل کے
مالک ہیں۔ ایسا مستقبل جو آپ
کے تصور سے بھی بڑھ کر شاندار
ہے لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے
آپ ہم سب کے خالق اور
مالک اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک
زندہ تعلق قائم کریں۔ میں دعا
کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر
اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔
ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے
آپ حق و صداقت کی شمع لے کر
چار دانگ عالم میں پھیل جائیں
یہاں تک کہ دنیا آپ سے اپنی
امیدیں وابستہ کرے اور لوگ
آپ کی قسمت پر رشک کریں آمین"

اسی طرح ابادان (نائیجیریا) میں دانشوروں
اہل علم اور یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب کرتے
ہوئے ۱۳ اپریل کو حضور نے فرمایا:۔

"مجھے یہاں آکر آپ کی تاریخ
اور ثقافتی لحاظ سے آپ کے
گرانقدر ماضی سے بہت کچھ
آگاہی حاصل ہوئی ہے میں بصیرت
کی نظر سے دیکھ رہا ہوں ——

—— اور یقیناً اور بہت سے
لوگوں کا بھی یہی خیال ہے —— کہ
آپ کا مستقبل آپ کے ماضی سے
کہیں زیادہ روشن اور درخشندہ
و شاندار ہے۔ میں محسوس کرتا
ہوں کہ افریقہ میں بادِ صبا کی
مانند ایک عجیب خوشگوار ہوا چلنی
شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہوا ایک
نئی تبدیلی کے آثار نیز نئی امیدوں
اور امنگوں سے بھرپور و معمور ہے۔
یہ اہلِ افریقہ کو ایک نئی بیداری
اور نئے حوصلوں سے ہمکنار کرنے
والی ہے اور ساتھ ہی ایسے شواہد
کی آئینہ دار ہے جن سے اہلِ افریقہ
کے حق میں اللہ تعالیٰ کے خوش آئند
مقدرات کی نشاندہی ہوتی ہے
اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں
کہ یہ تمام باتیں آپ کے لئے اور
میرے لئے کس درجہ اہمیت کی حامل
ہیں۔ اور آپ سے ملاقات اور باہم
تبادلۂ خیالات کا یہ موقع میرے
لئے کس درجہ مسرت انگیز ہو سکتا
ہے۔"

غانا میں صدرِ مملکت سے ملاقات کے بعد جب
غانا براڈ کاسٹنگ کے نمائندے نے حضور سے

سوال کیا کہ آپ ہمارے متعلق کیا محسوس کرتے ہیں تو
حضور نے فرمایا کہ آپ لوگ بہت اچھے ہیں۔ ہر طرف
مسکراہٹ ہی مسکراہٹ ہے۔ چہروں پر بشاشت
ہے۔ میں دوستوں سے ملا ہوں ہم سوچ رہے ہیں
کہ ہم لوگ موجودہ خدمت کے علاوہ جو ہم اس وقت
افریقہ میں کر رہے ہیں افریقہ کی بہتری کے لئے اور
کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں اعلیٰ قسم کی صلاحیتیں
موجود ہیں اگر ان کو مناسب ذرائع ملیں تو مغرب
سے آگے نکل جائیں۔ اب مستقبل ویسٹ افریقہ،
—— اور ایشیا کے ہاتھ میں ہے۔

دورہ کے اختتام پر جب فری ٹاؤن میں
حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا تو ایک
اخباری نمائندے نے پوچھا "کیا آپ قیامِ سیرالیون
کے دوران خوش و خرم رہے؟" اس سوال کے جواب
میں حضور نے فرمایا "مجھے یہاں آکر اور آپ سے مل کر
بے حد خوشی ہوئی ہے۔ آپ کو ماضی میں اپنے جائز
حقوق سے محروم رکھا گیا۔ لیکن میں آپ کو یقین
دلاتا ہوں کہ آپ کا مستقبل بہت شاندار ہے لیکن
اس کے لئے آپ کو بہت محنت کرنی ہوگی۔ آپ کو
اپنی تقدیر کے درخت پر چڑھ کر اس کا پھل توڑنا
ہوگا۔ میری دعا ہے کہ آپ جلد سے جلد اپنے
حقوق کو حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کر دیں۔"

جن لوگوں نے حضور کی مقدس زبان سے
ایسے الفاظ سنے ان کے دل بھلا کیوں نہ یقین سے
بھر جائیں کہ ان کا مستقبل حقیقتاً نہایت شاندار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسکراہٹیں۔ مصافحے اور معانقے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کا ایک مقصد یہ تھا کہ جماعت کے دوستوں کو اس محبت سے حصہ وافر عطا کیا جائے جو ایک خلیفہ راشد کے دل میں اپنی جماعت کے لئے ہمہ وقت موجزن رہتا ہے۔ دورہ کے دوران نہ صرف اپنی جماعت کے دوستوں کو یہ محبت ملی بلکہ اس کی جھلکیاں دوسروں نے بھی دیکھیں اور ایک گونہ خوشی کی لہر ان کے دلوں میں اٹھی اور انہیں جھومنے اور ناچنے پر مجبور کر دیا۔

سربراہِ مملکتِ نائیجیریا ــــ میجر جنرل یعقوبو گوون سے ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ نے اس مسرت کا اظہار کیا جو حضور کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوئی تھی۔ حضور اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر جون میں فرماتے ہیں:۔

"جب میں نے گوون کو کہا کہ میں بڑا خوش ہوں، تمہارے ملک میں ہر شخص ہنستا اور مطمئن نظر آتا ہے، میں نے خود پچاس ہزار سے لاکھ تک مسکراہٹیں ایک دن میں دیکھوں گی، جب بھی میں نے کسی کی طرف مسکرا کر دیکھا اس نے میری طرف مسکرا کر دیکھا اور خوش ہوا۔ مسکرا مسکرا کر میرے تو جبڑے بھی تھک جاتے تھے لیکن یہ ان کا حق تھا اور میں ان کا یہ حق دیتا تھا چنانچہ گوون بڑا خوش ہوا۔"

اسی خطبہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"میں نے انہیں کہا کہ تم بھی خوش اور میں بھی خوش۔ تم تو اس لئے خوش ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب روحانی فرزند کا ایک خلیفہ تم میں موجود ہے اور میں اس لئے خوش ہوں کہ آج سے اسی سال قبل ایک یکہ و تنہا آواز ایک unknown (ان نون) یعنی غیر معروف گاؤں سے اٹھی تھی جس کا مقصد اللہ کے حکم، اللہ کی توحید کو قائم کرنا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دنیا پر ظاہر کرنا تھا لیکن تھی وہ وہ اکیلی آواز۔ مگر دنیا نے اُسے نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہچانا اور ساری دنیا اپنی تمام
طاقتوں کے ساتھ اس آواز کو
خاموش کرنے کے لئے اکٹھی ہو گئی
مگر ساری دنیا کی ساری طاقتیں
اس آواز کو خاموش کرنے میں کامیاب
نہ ہو سکیں۔ تمہارے منہ سے جو درد
نکل رہا ہے، تمہارے چہروں پہ
جو محبت کی بشاشت ہے تم میں
سے ہر ایک فرد دلیل ہے اس
بات کی کہ وہ اکیلی آواز ایک سچے
اور صادق کی آواز تھی، جھوٹے
کی آواز نہیں تھی۔ اور جب میں یہ
یہ دیکھتا ہوں تو میں بھی بڑا خوش
ہوں۔ تم اپنی جگہ پہ خوش ہو کہ
تم نے مجھے دیکھا اور میں اپنی جگہ
پر خوش ہوں کہ میں نے تمہیں دیکھا۔"

نیز حضور فرماتے ہیں :-

"میں نے ان سب اقوام کو جن میں
میں نے دورہ کیا نیز ان کے ذریعہ
افریقہ کی دوسری اقوام کو اسلام
نے پیار کا جو پیغام بنی نوع انسان
کو دیا ہے وہ سنایا۔ محبت و
اخوت، ہمدردی و غمخواری کی
ان سے باتیں کیں۔ اور مساوات
کی آواز کو ان کے درمیان بلند کیا

صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ حضرت
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ
پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے
خود عمل سے انہیں بتایا کہ ہم میں
اور آپ میں، کسی انسان اور دوسرے
انسان میں، بحیثیت بشر کوئی فرق
نہیں ہے۔ ہزاروں بچوں کو پیار
کیا، ہزاروں بڑوں سے معانقہ کیا
اور یہ نہیں کتنوں سے مصافحے کئے
وقت پر بھی کئے اور بے وقت بھی
کئے۔ ایسے وقت میں بھی کئے جب
احساس یہ تھا کہ اس وقت یہاں
گرمی میں زیادہ ٹھہرنا ٹھیک نہ
ہو اور میں بے ہوش ہو جاؤں لیکن
چونکہ انہیں بتانا چاہتا تھا قول
و فعل سے، وہ میں نے اپنی طرف
سے پوری کوشش کی تھی کہ بتا دوں۔"

حضور انیس جون کے خطبہ میں فرماتے ہیں :-

"میں وہاں پہ اپنے مبلغوں کو
کہتا رہا تھا کہ دیکھو! نہ جان نہ
پہچان نہ ہم مذہب نہ ہم خیال نہ
کوئی واسطہ جب وہ مجھے دیکھتے
ہیں تو میں مسکراتا ہوں تو وہ بھی
مسکراتے ہیں۔ بڑے افسردہ
چہروں کو میں نے دیکھا گو اتنے زیادہ

افسردہ چہرے تو مجھے نظر نہیں آئے لیکن ایک سنجیدہ آدمی کو جب بھی میں نے مسکرا کر سلام کہا تو بشاشت ہو کر اس کے دانت نکل آئے تھے اور سلام کا جواب مسکرا کر دیتا تھا۔

میں نے اعلان کیا کہ "آج کا دن مسکراہٹوں کا دن ہے" "تبسم کرنے کا دن ہے ..... میں نے کہا کہ آج اتنی مسکراہٹیں چہروں پر کھلی ہیں کہ آج کے دن کو میں مسکراہٹوں کا دن قرار دیتا ہوں اور اس کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جب ان کے ہیڈ آف دی سٹیٹس سے میں نے ملاقات کی تو ان کو میں نے کہا کہ میں نے کل کے دن کو مسکراہٹوں کا دن قرار دیا ہے کیونکہ مسلم بھی غیر مسلم بھی عیسائی بھی مشرک بھی، پچاس ہزار سے لاکھ تک مسکراہٹیں میں نے تمہاری قوم سے وصول کی ہیں اس پر وہ بڑا خوش تھا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ مسکراہٹیں اور یہ مصافحے اور معانقے تاریخ کا ایک زریں باب بن چکے ہیں اور ہمارے مبلغین نے خاص طور پر اور جماعت کے تمام افراد کیلئے عام طور پر یہ سبق ان میں پنہاں ہے کہ ہمارا کام ہے دلوں کا موہ لینا۔ اور دلوں کے موہ لینے کے لئے مسکراہٹیں، مصافحے اور معانقے نہایت ضروری ہیں پُرزور اور پُرکشش دلائل کا پیش کرنا بھی اشد ضروری ہے لیکن دلائل کے ساتھ اور دلائل کے بغیر بھی مسکراہٹوں مصافحوں اور معانقوں کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورہ کے دوران عورتوں کی مصافحے کی خواہش کو حضرت بیگم صاحبہ نے پورا فرمایا۔ ایبٹ آباد میں قیام کے دوران حضور نے بتایا کہ:-

"منصورہ بیگم نے اس دورے میں بڑا کام کیا ہے ورنہ وہاں کی عورتیں تشنہ رہ جاتیں کیونکہ وہاں کی عورتوں کو مردوں سے مصافحہ کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور ابھی ان کی اتنی تربیت نہیں ہو سکی کہ وہ مردوں سے مصافحہ نہ کریں۔ میں تو صرف مردوں سے مصافحہ کرتا تھا عورتوں سے مصافحہ منصورہ بیگم کرتی تھیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اخلاص، محبت اور ہمدردی کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہو اور بشاشت کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ کا مستقبل نہایت درخشندہ و تابناک ہے

نئی نسل کی ذمہ واریاں!

یوں تو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ کے دورہ کے دوران متعدد مقامات پر دوستوں سے خطاب فرمایا مگر ان میں سے بعض خطاب غیر رسمی تھے اور بعض باقاعدہ تقریر کی صورت میں۔ مثلاً ابادان میں حضور نے مایو ہال (MAPO HALL) میں یونیورسٹی کے طلباء اہل علم حضرات اور دیگر دانشوروں سے خطاب فرمایا۔ جس میں حضور نے حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ علمی ترقی کے لئے یہ از بس ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے اور اپنی ترقی کو (جس قدر بھی اسے حاصل ہو) اللہ تعالیٰ ہی کی دین سمجھے۔ حضور نے فرمایا کہ علمی تحقیق کا دار و مدار بھی دعا پر ہی ہے۔ اور ہمیشہ مشکل سے مشکل مسائل دعا ہی کے ذریعہ حل ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی دعا ہی کے ذریعہ حل ہوتے رہیں گے۔ حضور نے نوجوانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ کا روشن اور درخشندہ مستقبل جسے میں اپنی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔"

ماحول کی ہر چیز کی طرف توجہ دینے کے سلسلہ میں حضور نے حاضرین کو نصیحت فرمائی — اور یہ نصیحت قرآن کریم کی اس تعلیم کے پیش نظر تھی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کا فرض ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس پر پوری توجہ کے ساتھ غور کرتے رہیں — کہ آپ کے خصوصی مفادات کچھ ہی تقاضا کریں اور آپ کے مطالعہ اور دریافت کی مخصوص راہیں خواہ کوئی ہوں آپ کا فرض ہے کہ اپنے ماحول اور ارد گرد کی اشیاء سے خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان پرندے ہوں یا بے جان مادی چیزیں آپ ان سے

بیگانہ اور لاتعلق نہ رہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مشہور مقولہ ہے اچنبھا اور استعجاب علم کی کنجی ہے۔

حضور نے اس تقریر میں نوجوانوں کو درج ذیل الفاظ میں پیغام دیا:۔

"اپنی پوری ہمت اور پوری طاقت کو مجتمع کر کے علمی تحقیق میں لگ جاؤ ماضی میں جو کچھ بھی دریافتیں ہو چکی ہیں تمہارے لئے ان سے کہیں بڑھ کر دریافت کرنے کا ابھی موقع ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ تمہارے لئے علمی تحقیق کے میدان میں اپنے جوہر دکھانے کے لئے بہت کچھ محفوظ ہے بلکہ اتنا کچھ محفوظ ہے کہ تم اسے تصور میں بھی نہیں لا سکتے۔ دعا کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور قدرتوں سے آگاہ ہونے کے نتیجہ میں اس وقت جو علم تم حاصل کرو گے وہ نہ صرف پہلے کی نسبت زیادہ وسیع اور عمیق ہوگا بلکہ وہ زیادہ بامعنی اور بامقصد ہوگا اور تخلیقِ کائنات کے عظیم مقصد سے زیادہ مطابقت اور ہم آہنگی رکھنے والا ہوگا اور اس طرح ہمارے خالق و مالک ہمارے آقا اور ہمارے معبود حقیقی کی رضا اور خوشنودی پر منتج ہو کر صحیح معنوں میں فائز المرام کرنے والا ہے۔"

حصولِ علم اور تعلق باللہ

غانا میں حضور نے کماسی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں خطاب فرمایا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر اے۔ اے۔ کیرا مفتین نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس خطاب میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حاضرین کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی کہ حقیقی اور صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ودیعت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حصولِ علم کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ علم کے ہر مشکل مرحلہ پر، تحقیق کے ہر اَن دیکھے موڑ پر لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اس کی مدد طلب کی جائے اور اس کے سہارے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے خاص طور پر مغرب کے لاخدا علم کے خطرہ سے متنبہ کیا۔ سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دامن کو چھوڑ کر مغرب امن و سکون کھو چکا ہے۔ اور نہ صرف اپنا امن و سکون کھو چکا ہے دن رات وہاں ایسے عناصر زیرِ عمل ہیں جو دنیا بھر کے امن کے درپے ہیں کہ کسی طرح یہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائجیریا

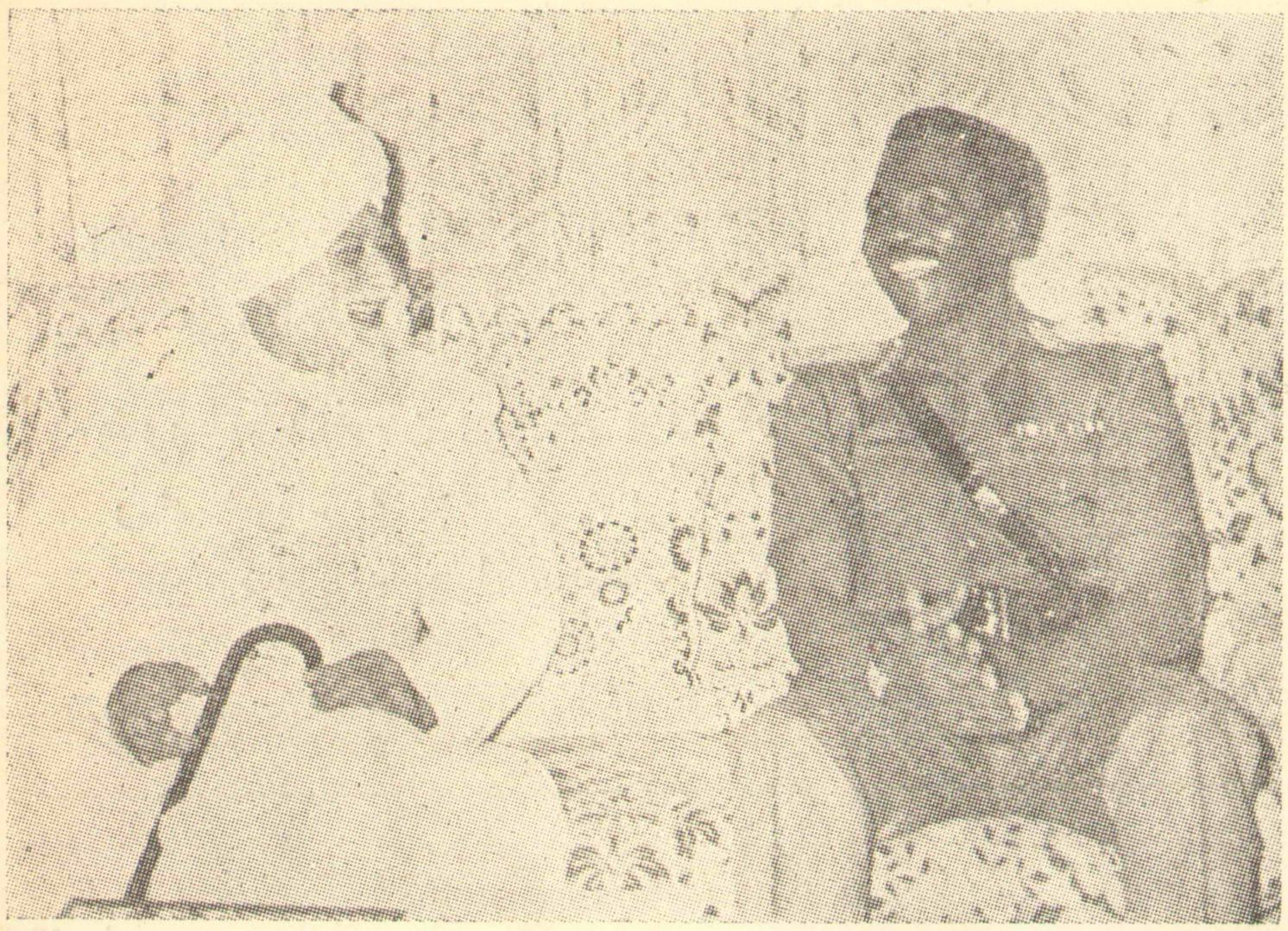

Huzur with the Head of the State Major General Yakubu Gowon, in Lagos.

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز اور نائجیریا کی حکومت کے سربراہ میجر جنرل یعقوبو گوان

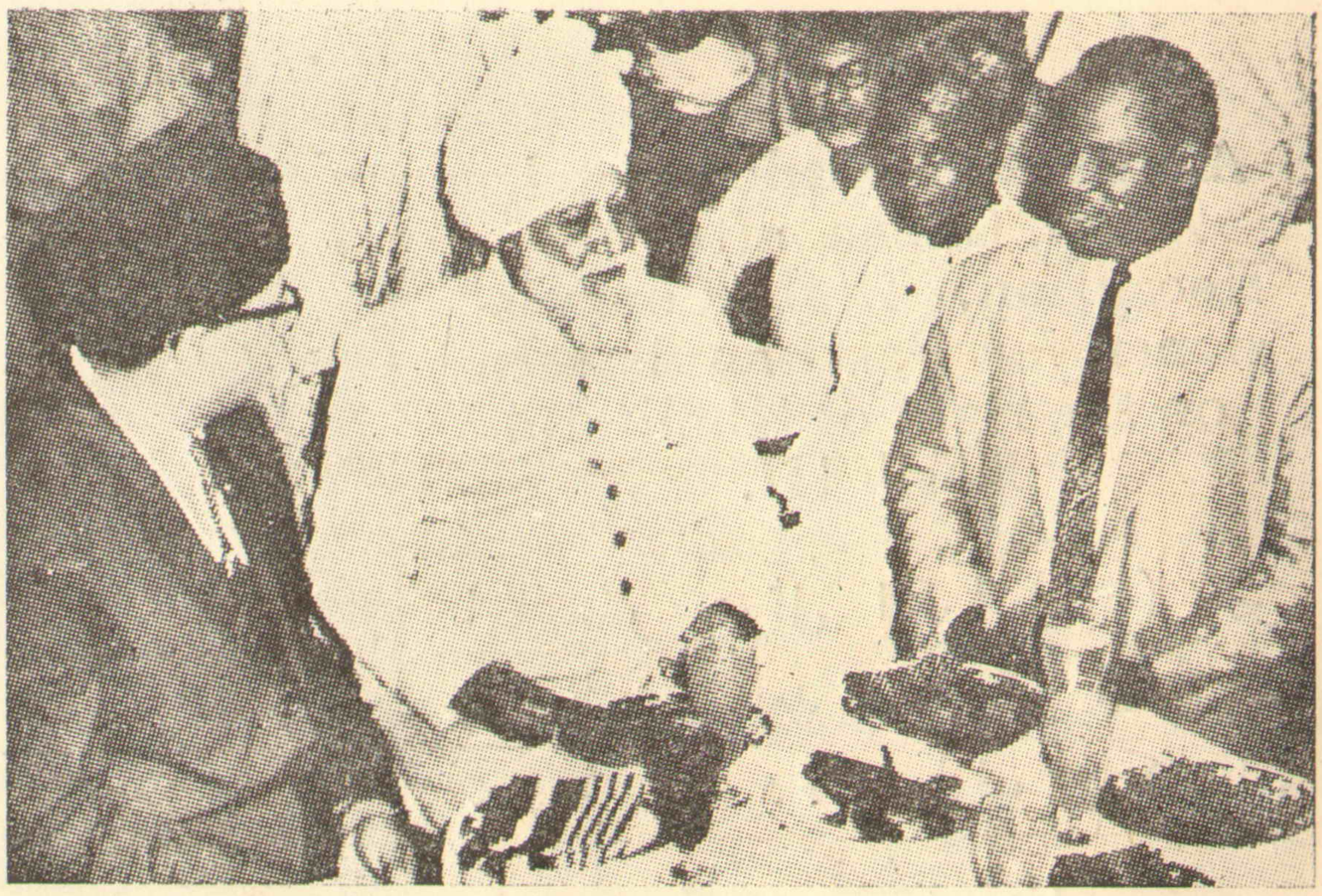

M. Justice A. R. Bakare gave a luncheon in honour of Hazrat Khalifatul Masih III. Another Ahmadi Judge of the High Court of Lagos is seen on the left of Huzur.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھائی کورٹ لیگوس کے ایک احمدی جج - اے - ار - بکری نے حضور کے اعزاز میں دعوت دی - تصویر میں حضور کے بائیں جانب ایک اور احمدی جج بیٹھے ھیں

چھین لیا جائے۔ یہ سب کچھ نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ سے دُوری کا اور اپنے خالقِ حقیقی سے لاتعلقی کا۔

خطاب کے بعد حضور نے حاضرین کو سوال کرنے کا بھی موقع دیا۔ چنانچہ طلباء اور دیگر حضرات نے متعدد سوالات کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی آخری فتح کا دن

باتھرسٹ (گیمبیا) میں حضور نے احبابِ جماعت سے گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں خطاب فرمایا۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض بیان فرمائی۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپ ہی اس زمانے کا نور ہیں اور کہ آپ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے اور اس نور کی جلوہ گری کے باعث آپ اس زمانے میں مشعلِ ہدایت ہیں۔ اور آپ کی بعثت مسلمانوں کے ایمان کی تقویت اور مضبوطی کے لئے ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام اب تمام مذاہب باطلہ پر غالب آکر رہے گا اور ہم ساری دنیا کے قلوب کو مسخر کریں گے۔ اس امر کے حصول کیلئے ہر احمدی کو ہمہ تن کوشش میں مصروف ہو جانا چاہیئے۔

اس خطاب میں حضور نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اسلام کا پیغام یہ ہے کہ تمام انسان بحیثیت بشر برابر ہیں اور کسی کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت حاصل نہیں ہے اور نہ کسی کو کسی سے نفرت کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرما دیا ہوا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں۔ اب انسان کے پھیلنے اور بڑھنے سے انسانی وقار بڑھے گا اور پسماندہ اقوام — جنہیں جان بوجھ کر پسماندہ رکھا گیا ہے اپنے صحیح مقام کو پالیں گی۔

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ ہم اسلام کی آخری فتح کا دن دیکھنے والے ہیں۔ اسلام جیتے گا اور عنقریب جیتے گا۔

اختتامِ خطاب سے قبل حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ آپ (حاضرین) کے ذریعہ یہ عظیم انقلاب برپا ہو اور کہ اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کی ہر رنگ میں مدد فرمائے۔ آمین

درخشندہ مستقبل

سیرالیون میں حضور نے فری ٹاؤن اور بو میں احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ، طلباء اور دیگر معزز شہریوں سے خطاب فرمایا۔ فری ٹاؤن میں حضور نے پرنسپل صاحب کی ترقی کی رپورٹ سُن کر اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ مستقبل میں آپ کے لئے اس سے بھی کئی گنا بڑھکر کامیابیاں مقدر ہیں۔ حضور نے طلباء کی سہولت کے لئے نہایت سادہ اور سلیس زبان (انگریزی) میں تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ آپ قادرِ مطلق، علیم، خبیر خدا

غانا

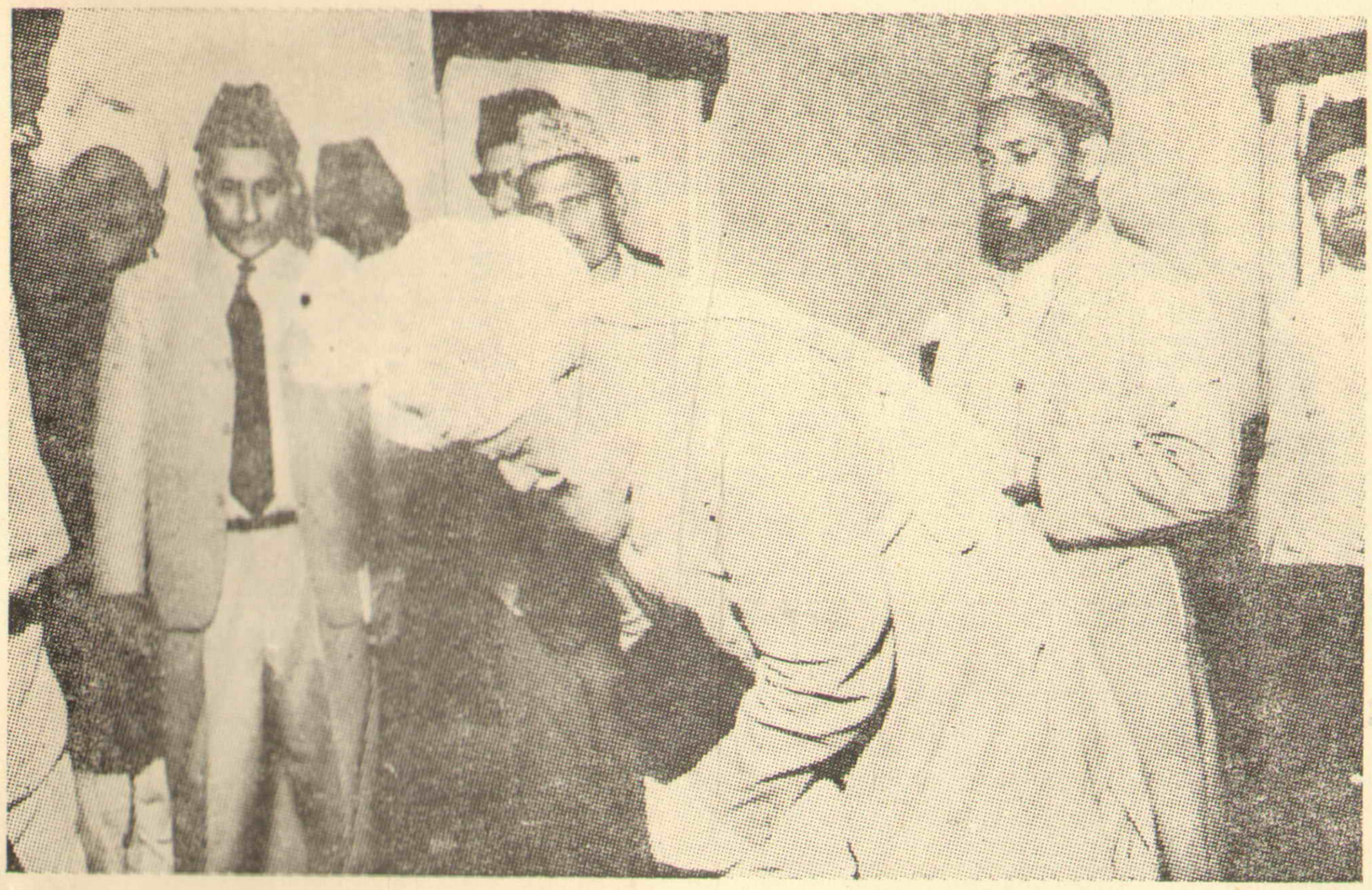

This child will never forget this lovely hug.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایک افریقن بچے سے پیار کر رہے ہیں - یہ بچہ اس پیار کو کبھی نہ بھول سکیگا

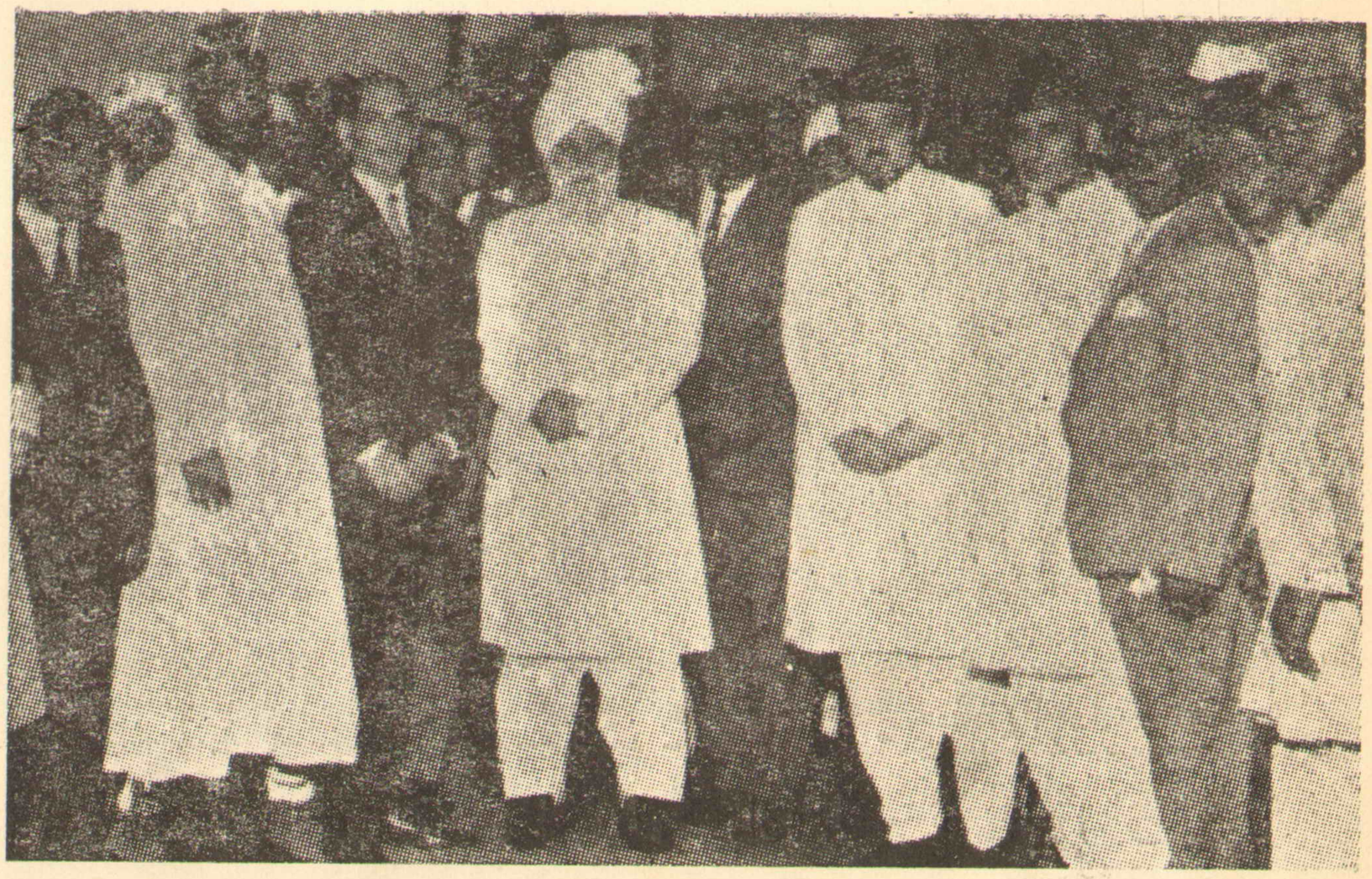

At the Ambassador Hotel, Accra, Ghana after the Reception. High Commissioner for Pakistan is seen on the right of Khalifatul Masih III.

ایمبیسڈر ہوٹل اکرا (غانا) میں استقبالیہ کے بعد یہ تصویر لی گئی - حضور کے دائیں طرف پاکستانی ہائی کمشنر ہیں

گیمبیا

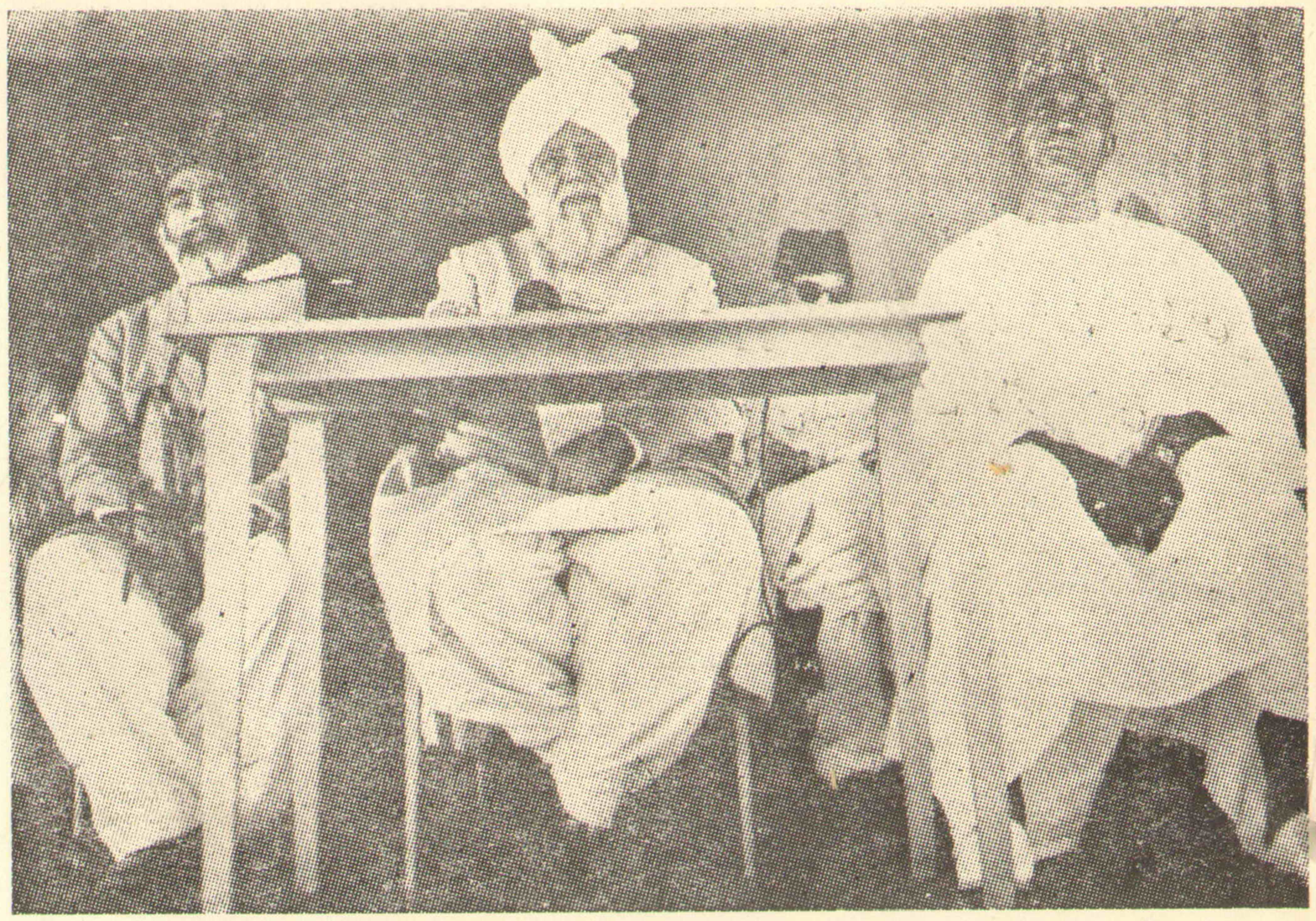

Huzur is addressing the Jamaat in Gambia. On his left is Sir F. M. Singhateh, ex-Governor General of the Gambia.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا میں حضور جماعت سے خطاب فرما رہے ہیں حضور کے بائیں جانب سر سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا بیٹھے ہیں

Huzur with a learned mallam of Gambia and Ch. Muhammad Sharif

گیمبیا کے ایک عالم سے حضور گفتگو فرما رہے ہیں - درمیان میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ہیں

کو ماننے والے ہیں۔ وہ خود ہے اور دوسرے اس کی وجہ سے ہیں۔ سب کچھ اس نے ہمارے لئے پیدا کیا اور تمام کائنات کو ہمارا خادم بنا دیا۔

اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو اس لئے مبعوث فرمایا تھا کہ تا جو لوگ اپنے خالقِ حقیقی کو بھول چکے تھے انہیں واپس خدا کے آستانے پر لایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپؑ کی مدد کرے گا، آپؑ کے ساتھ ہو گا اور آپؑ مخالفت کے باوجود کامیاب ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام حسن اور تمام علم کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ دنیا کی ہر چیز ہماری خدمت پر لگی ہوئی ہے اور یہ حقیقت ہمارے کندھوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ دنیا کی ہر چیز کو مسخر کرلے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول کی ہر چیز کا بغور مطالعہ کریں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر آپ اپنی ذمہ واریاں اور ان کے مناسب حال محنت کریں تو آپ ایک دن دنیا کے رہبر بن جائیں گے، آپ سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے اپنی غلطی کو تسلیم کرلیں گے اور آپ کو عزت کے ساتھ برابری کے مقام پر فائز کیا جائے گا۔ آپ کو برابری کا، برابر کی ترقی کا حق ضرور ملے گا۔ یہی میرا پیغام ہے۔ افریقہ کی نئی نسل کے کندھوں پر بہت عظیم ذمہ واری ڈالی گئی ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ افریقہ کی اس نئی نسل کو اپنی ذمہ واریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے فرمایا کہ میرا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اٹھو اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کردو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دنیا کے بہترین سائنسدان اور عالم بلکہ دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے۔

بوٹین حضور نے اپنے مختصر خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ آپ کا مستقبل تو درخشندہ ہے لیکن یہ پھل قسمت کے درخت سے ٹوٹ کر خود بخود کسی کی جھولی میں نہیں گریں گے بلکہ ان پھلوں کے لئے اس درخت پر چڑھنا ہوگا یعنی بہت محنت کرنی ہوگی پھر اس محنت کے بعد آپ کو قسمت کے پھل لگیں گے۔

جماعت کے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضور نے حاضرین سے فرمایا۔ آج کا دن آپ کا دن ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں اور اس ملک کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اس ملک میں وارد ہوا۔ اس نعمت عظمیٰ کے ملنے پر خوشی سے اچھلو اور خدا کی حمد کے ترانے گاؤ کہ مولا کریم نے آپ کو یہ دن دکھایا۔

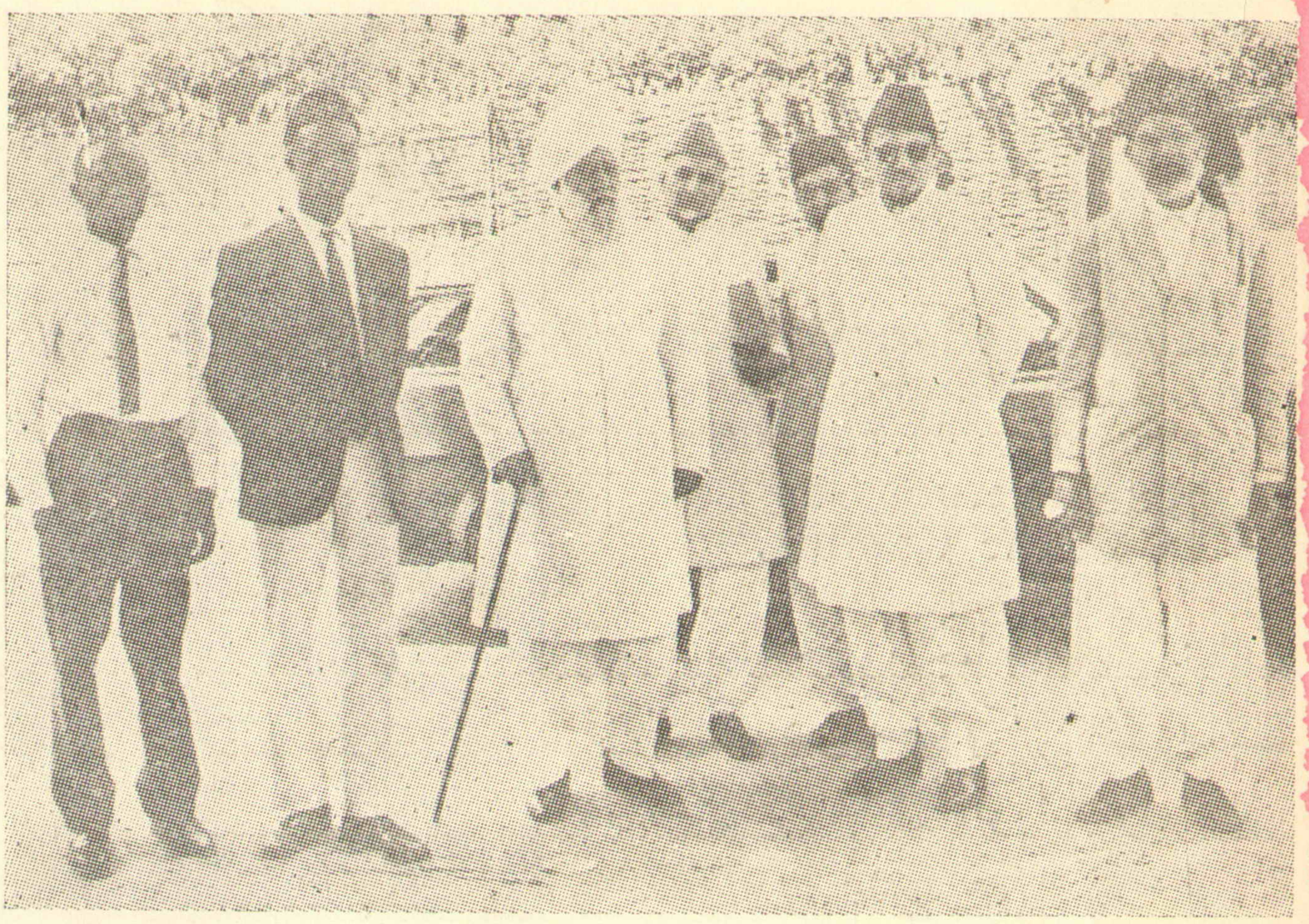

Hazur at the State House
Bathurst, Gambia.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور گیمبیا کے اسٹیٹ ھاؤس
میں تشریف لائے ھیں

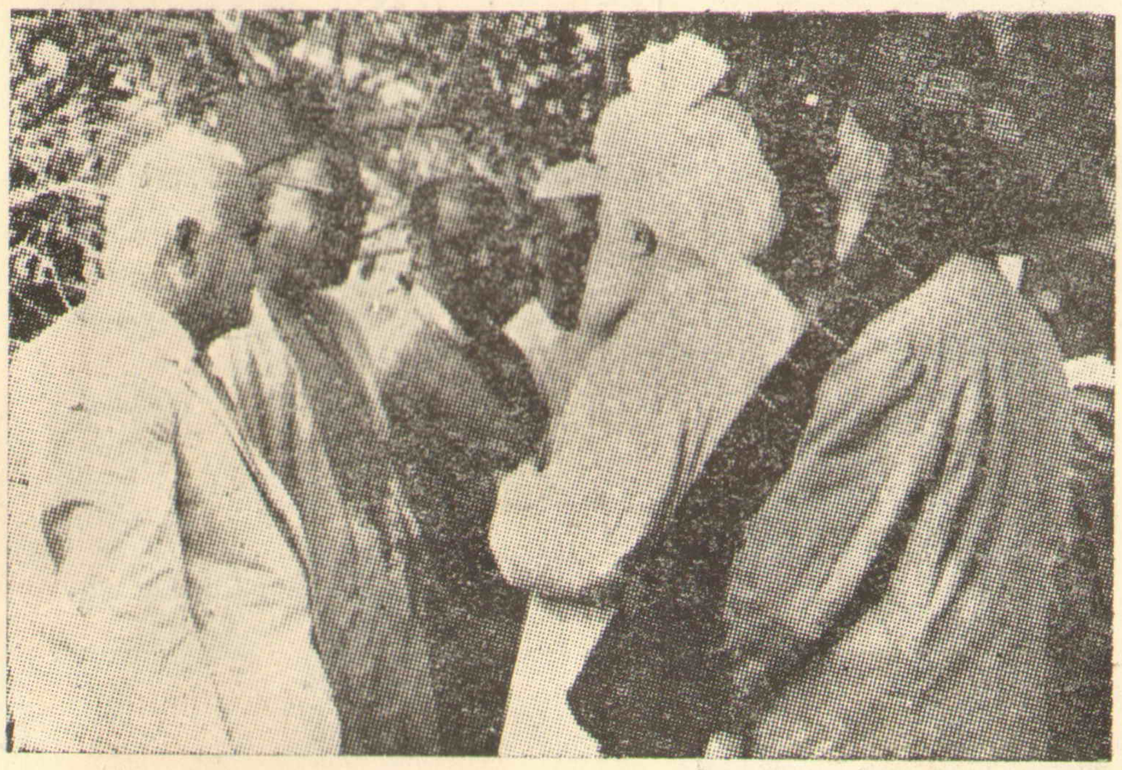

Huzur with the Minister of Education and Health, Gambia, the Hon. Consul of Lebanon and some dignitaries.

حضور گیمبا کے وزیر تعلیم و صحت ، لبنان کے
اعزازی قنصل اور بعض دیگر اکابر کے ساتھ

غانا

Brigadier Dr. G. Ahmad and Maulvi B.A.Bashir are showing the medicines in the Dispensary to a Chief of the area.

بریگیڈیز ڈاکٹر غلام احمد صاحب غانا میں پہلی ڈسپنسری کے افتتاح کے موقع پر ڈسپنسری کی دوائیں دکھا رہے ہیں انکے ساتھ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر بھی ہیں

Brigadier (Rtd.) Dr. G. Ahmad on the occasion of the opening of First Ahmadiyya Dispensary in Ghana.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

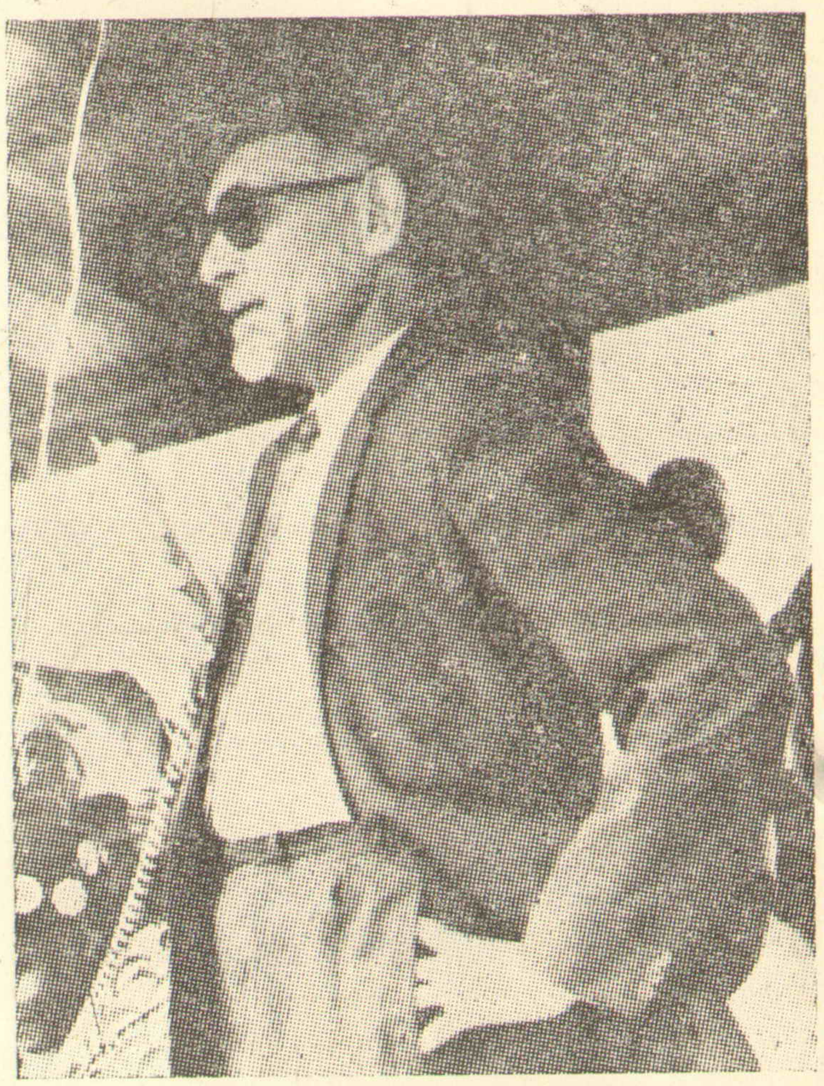

بریگیڈیر ڈاکٹر غلام احمد صاحب غانا میں پہلی احمدیہ ڈسپنسری کے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کر رہے ہیں

ایوری کوسٹ

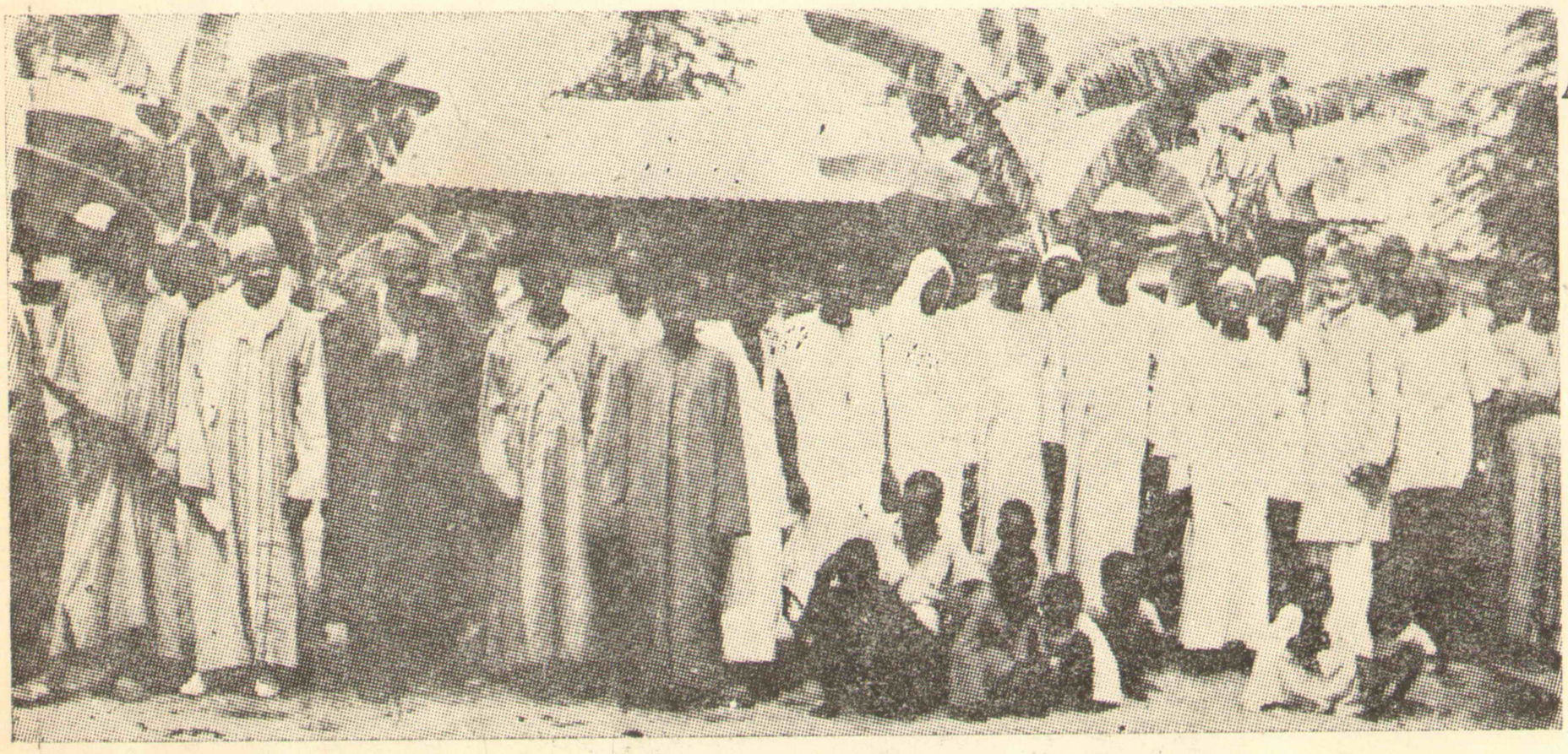

Ahmadiyya Jamaat Abidjan, Ivory Coast. Maulvi M. A. Qureshi is third from the left.

احمدیہ جماعت ایوری کوسٹ مکرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی بائیں جانب سے تیسرے نمبر پر کھڑے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ مسیح موعود وہ بدرِ کامل ہے جس نے محمدی انوار کو سب سے زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھ منعکس کیا اور رات کو دن میں بدل دیا۔ ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور انسانیت محمدی نور میں ملبوس ایک نئے دن طلوع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی آخری اور دائمی فتح اور غلبہ کے لئے دنیا میں آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کے تین مسائل

اس خطاب میں حضور نے ان تین مسائل کا بھی ذکر فرمایا جو اس وقت انسانیت کو درپیش ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پہلا مسئلہ تو انسانی مساوات کا ہے۔ دوسرا مسئلہ دولت کی منصفانہ اور دانشمندانہ تقسیم کا ہے اور تیسرا مسئلہ تعلق باللہ ہے۔ حضور نے فرمایا ان تینوں مسائل کا صحیح اور قابلِ عمل حل صرف اور صرف اسلام پیش کرتا ہے اور اب دنیا کی نجات صرف اس میں ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کو سمجھے، اسے قبول کرے اور اس پر خلوصِ دل سے عمل کرے۔

جیسا کہ آغاز میں کہا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر موقعہ پر اور ہر جگہ احباب جماعت، ملک کے دانشوروں اور طلباء سے خطاب فرمایا اور اہلِ افریقہ کی توجہ کو اس طرف مبذول فرمایا کہ اسلام کا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اور اسی پیغام کی تجدید کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل کو مبعوث فرمایا۔ اسلام احمدیت کے ذریعہ دنیا پر غالب آئے گا اور وہ لوگ جن کو ناحق ایک لمبے عرصہ تک پسماندگی کی حالت میں رکھا گیا ہے وہ اب آگے آئیں گے اور اسلام کے سائے میں وہ اس رنگ میں پروان چڑھیں گے کہ دنیا کے استاد بن جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کے غلبہ کی صبحِ صادق نمودار ہو چکی ہے اور اس کا سورج نصف النہار کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جب یہ نصف النہار تک پہنچ جائے گا تو ساری دنیا اس کے نور سے منور ہو جائے گی۔ اس سلسلہ میں حضور نے افریقہ کی نئی نسل کو خاص طور پر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی تلقین فرمائی۔

اللہ تعالیٰ حضور کے ان الفاظ میں بے پایاں برکت کے سامان پیدا فرمائے اور ان کے ذریعہ افریقہ میں حقیقی انقلاب رونما ہونے کے دن کو قریب سے قریب تر کر دے۔ آمین +

لائبیریا

Huzur replying to the Address at the State Banquet in Liberia. President Tubman is on his left.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاھی دعوت میں پیش کئے گئے ایڈریس کا حضور جواب رے رھے ھیں - لائبیریا کے پریذیڈنٹ ولیم ٹب مین حضور کے بائیں جانب بیٹھے ھیں

Huzur is chatting with President Tubman of Liberia

حضور لائبیریا کے پریذیڈنٹ ٹب مین سے گفتگو فرما رھے ھیں

سیرالیون

A copy of the English translation of the Holy Quran with short notes, for the Ag. Governor General of Sierra Leone.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایکٹنگ گورنر جنرل سیرالیون کو حضور نے قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کیا

Addressing the press conference at Freetown, Sierraleone. Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad is on Huzur's right.

فری ٹاؤن میں اخبارات ، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندوں کے ساتھ ملاقات ۔ پریس کانفرنس میں حضور کسی بات کی وضاحت فرما رہے ہیں

باشندگانِ افریقہ کا کیریکٹر

حضور ایدہ اللہ کے ذاتی مشاہدات کی روشنی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

قربانی اور اخلاص

"افریقہ کے بعض ملک قربانی اور اخلاص میں ہم سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی سیاہ فام ہے یا سفید فام۔ وہ تو بلا امتیاز رنگ و نسل اس قوم یا فرد کو اپنے قرب سے نوازتا ہے جو اس کے حضور سچے دل سے قربانی پیش کرتا ہے۔"

تنقیدی نظر

"افریقی اقوام صدیوں سے استعماری طاقتوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہی ہیں۔ قدرتی طور پر ان میں بعض خرابیوں نے جنم لیا۔ بایں ہمہ بعض باتوں میں یہ بڑے تیز ہو گئے۔ مثلاً ان کی تنقیدی نظر بڑی تیز ہو گئی۔ چنانچہ ایک افریقن عورت نے منصورہ بیگم کے متعلق کہا کہ سفید فام لوگ ہر جگہ سے آتے جاتے رہے ہیں مگر جس شفقت اور پیار کا سلوک حضرت بیگم صاحبہ نے ہم سے کیا ہے ایسا سلوک آج تک کسی نے نہیں کیا۔"

بچوں کا اظہارِ محبت

"میرے مغربی افریقہ کے دورہ کے موقعہ پر سیرالیون کے بعض احمدی بچوں کے بڑے ہی پیارے اور معصومانہ تاثرات پر مشتمل مضمون آج ہی میری نظروں سے

Hazrat Khalifatul Masih and his Begum, at the tomb of Al-Haj Maulawi Nazir Ahmad Ali, Bo, SierraLeone. On his left is Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad (in white Achkan).

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بو - سیرالیون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی قبر پر دعا فرما رہے ہیں - آپ کی بائیں جانب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دعا کر رہے ہیں (سفید اچکن میں)

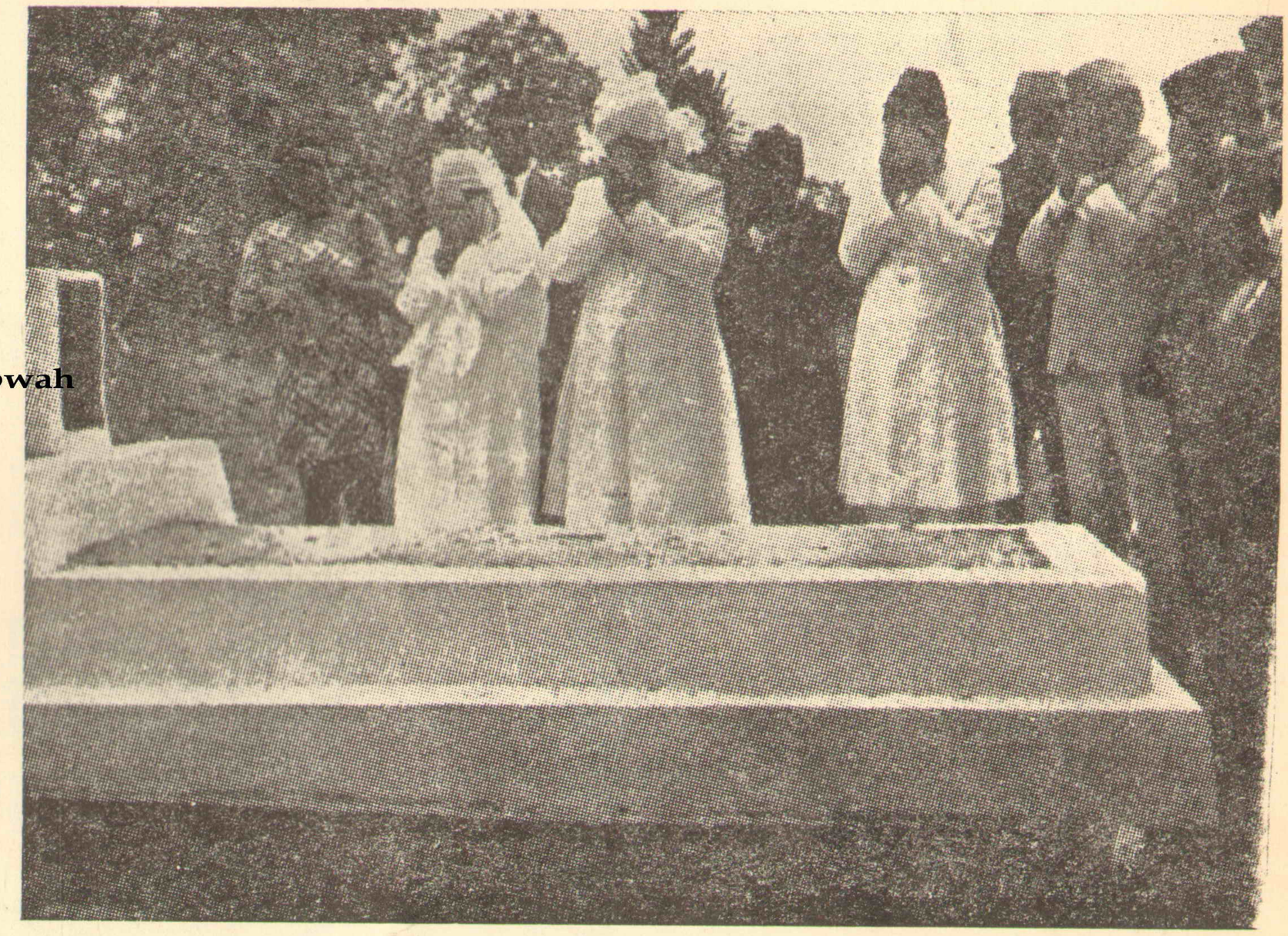

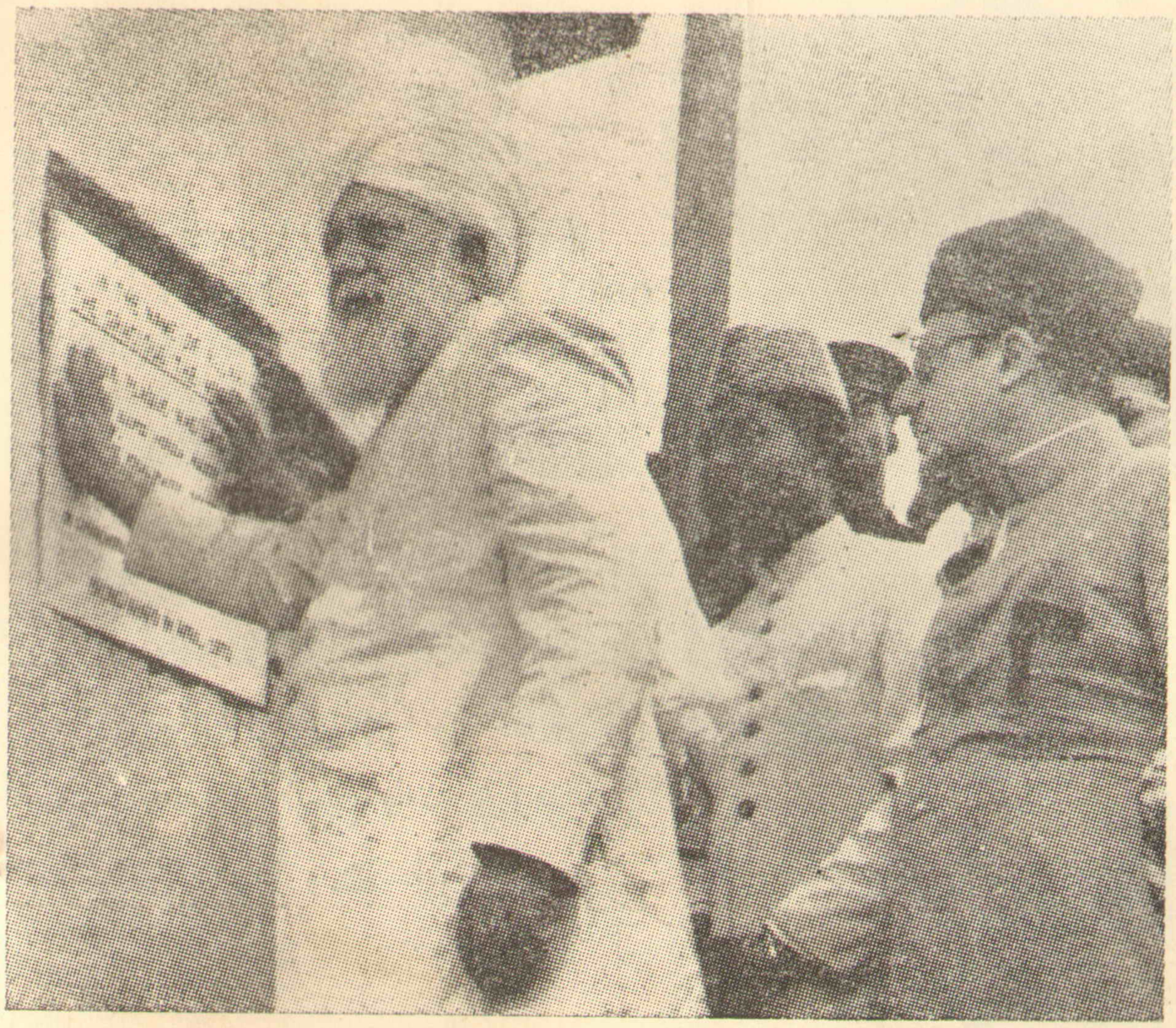

Hazrat
Khalifatul Masih III
laying a memorial plaque
at New Ahmadiyya
Mosque, Techiman.

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
نو تعمیر شدہ مسجد احمدیہ
ٹیچی مان (غانا) میں ایک
یادگاری تختی لگا رہے ہیں

گزرا ہے۔ ایک بچے نے اپنی
محبت کا اظہار کرتے ہوئے بڑی
بے ساختگی سے کہا کہ آپ پاکستان
میں کافی رہ چکے ہیں اب ہمارے
پاس رہنا شروع کر دیں۔"

سنجیدہ اور سعید فطرت

"ان کا جو کیریکٹر ہے اور ان کی
جو عادتیں ہیں وہ اتنی اچھی اور
خوبصورت ہیں کہ مجھے بعض دفعہ
فکر پیدا ہوتی ہے کہ وہ کہیں ہم سے
آگے نہ نکل جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا
ہمارے ساتھ کوئی رشتہ تو نہیں کہ
جو مرضی ہم کریں اور وہ ہمارے
اوپر مہربان رہے اور دوسرے
اس کی راہ میں زیادہ قربانیاں دینے
والے، اس کے زیادہ عاشق اور
اس سے زیادہ محبت کرنے والے
ہوں اور وہ انہیں بھلا دے۔
یہ تو نہیں ہو سکتا۔ وہاں جو نسل
اس وقت پرورش پا رہی ہے
وہ بڑی سنجیدہ ہے حالانکہ تعلیمی
لحاظ سے وہ بڑے پیچھے ہیں لیکن
اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ
قوم سعید فطرت لے کر پیدا ہو رہی
ہے۔"

بلا تفریق و امتیاز

"ہمارے افریقن بھائی بڑے
خوش خلق ہیں اور مذہب کے نام
پر بالعموم مخالفت اور دھینگا مشتی
کو روا نہیں رکھتے۔ وہ اس حقیقت
کو سمجھتے ہیں کہ مذہب دل کا معاملہ
ہے، جبر و تشدد سے دل نہیں بدلے
جا سکتے۔"

"وہاں افسر اور ماتحت میں کوئی
خاص فرق نہیں۔ وہ آپس میں
گھلے ملے رہتے ہیں حتیٰ کہ وزراء
صاحبان معمولی کاموں کے لئے
سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں سے
ملنے میں ذرا عار محسوس نہیں کرتے۔
امیر و غریب میں بھی بظاہر کوئی امتیاز
نظر نہیں آتا۔ ایک چپڑاسی بھی اتنے
ہی صاف کپڑے پہنتا ہے جتنے صاف
کپڑے ایک وزیر پہنتا ہے۔ کھانے
میں بڑی سادگی اور اس میں بھی آقا
اور غلام کا کوئی فرق نظر نہیں آتا۔
ظاہر ہے کہ سب امیر و غریب کے

رہن سہن میں کوئی فرق نہ ہوگا تو ایک
دوسرے سے نفرت کا اظہار نہ ہوگا
تکبر اور غرور نہ ہوگا۔ اس قوم میں
کسی قسم کی نفرت، حقارت، بددلی
مایوسی، افسردگی یا بیزاری پیدا
نہیں ہوگی بلکہ اس کے برعکس اس
کا ہر فرد ہشاش بشاش اور
خندہ و فرحاں نظر آئے گا۔ افریقہ
کا معاشرہ اسی خصوصیت کا حامل ہے"

صفائی پسندی

"ان لوگوں میں ایک اور خوبی مجھے
یہ نظر آئی کہ وہ صفائی کا بڑا
خیال رکھتے ہیں۔ یہاں تو یہ مشہور
ہے کہ بڑی گندی اور بدبودار
قومیں ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے
فضل سے صرف غانا کے ملک میں
منصورہ بیگم کے عورتوں کے مصافحے
اور میرے مردوں کے جو مصافحے
ہوئے ان کا ۲۵ ہزار سے زائد
کا اندازہ ہے لیکن مختلف جلسوں
میں شمولیت اگر ۲۵-۳۰ ہزار مرد و
زن کریں تو اس سے صاف طور
پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس وقت
وہاں کی ہماری بالغ آبادی دو اور
تین لاکھ کے درمیان ہے۔ بچے
اور بچیوں کو چھوڑ کر یقیناً اتنی
آبادی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کے فضل
سے بڑی آبادی ہے اور سارے
ممالک میں تو ہم نے بہت زیادہ
مصافحے کئے ہیں اور میں نے
ہزاروں معانقے کئے ہیں اور
میرے خیال میں ہزاروں ہی کی
تعداد میں بچوں سے پیار کیا ہے
اور سارے دورے کے اندر
سوائے ایک یا دو کے کسی سے
بدبو نہیں آئی۔ ہزاروں میں سے
ایک دو کا ہونا محض استثنائی
ہے۔ غرض ان میں بدبو نہیں ہے۔
وہ اتنے صاف لوگ ہیں اور صفائی
کے اتنے شوقین ہیں کہ ان چھ ملکوں
میں سے کسی جگہ ایسا نہیں ہوا کہ مجھے
پانی نظر آیا ہو اور وہاں افریقن
کپڑے نہ دھو رہے ہوں۔ میں
نے بڑا غور کیا یہاں کہیں بھی مجھے پانی
نظر آیا میں نے اس پر افریقنوں کو
کپڑے دھوتے ہوئے پایا۔ وہ دن
میں تین دفعہ نہاتے ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ

ایبٹ آباد میں قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ تبلیغ و تربیت کے لئے ہر جگہ مسجد کا ہونا ضروری ہے البتہ یہ خیال درست نہیں ہے کہ جب تک دو چار لاکھ روپیہ نہ ہو جائے مسجد تعمیر نہیں ہو سکتی۔ مسجد نبوی جیسی بابرکت اور مقدس مسجد کی ابتداء کھجور کے پتوں کی چھت سے ہوئی تھی۔ ہمیں بھی سر دست کھجور کے پتوں کی چھت سے مسجدیں بنا دینی چاہئیں کیونکہ دراصل اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا مقصود ہے نمائش کرنا مقصود نہیں۔

سالٹ پانڈ سے اکرا واپسی کے سفر میں حضور نے فرمایا کہ جی چاہتا ہے کہ یہاں پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر مساجد بنائی جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسجد اسلام کی معاشرتی اور ثقافتی زندگی کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور جس طرح حضور ایدہ اللہ نے ایبٹ آباد میں فرمایا تھا تبلیغ اور تربیت کے لئے مساجد کا قیام از حد ضروری ہے۔ مغربی افریقہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے دوستوں (مردوں اور عورتوں) کو اپنے خاص فضل سے توفیق دی ہے کہ انہوں نے کثیر رقوم خرچ کر کے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

دورہ کے اوائل ایام ہی میں حضور ایدہ اللہ نے نائیجیریا میں ایک مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ مسجد ایک احمدی بہن نے اپنی جیب سے رقم خرچ کر کے تعمیر کروائی ہے۔ ہزاروں پونڈ اس پر خرچ ہو چکے ہیں۔ اور جب اس کے تمام تعمیری لوازمات مکمل ہو جائیں گے تو مزید ہزاروں پونڈ خرچ ہو چکے ہوں گے۔

یہ مسجد نائیجیریا میں اجیبو اوڈے کے مقام پر ہے جو لیگوس سے ۴۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور نے فرمایا:۔

میں آپ کے اور اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے توفیق دی کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو جو یہاں رہتے ہیں آکر ملوں۔ میں تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے یہ موقع پیدا کیا کہ آپ سے ملوں۔ آپ سے مل کر میرا دل خوشی کے جذبات سے لبریز ہے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں
نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر
میں سب یکساں ہیں۔ اور ہمیں موقع
دیا کہ اس مساوات کو تسلیم کریں۔
انسانوں کے عظیم گروہ میں سے صرف
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے
جن کو اللہ تعالیٰ نے چُنا کہ وہ
اس کا پیغام لے کر آئیں اور پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ
کے عظیم روحانی فرزند علیہ السلام
کے ساتھ ہمارا رشتہ جوڑ دیا۔
ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے
لبریز ہیں اور اس احسان اور فضل
کی وجہ سے ہماری آنکھیں آنسو
بہا بہا کر سُرخ ہو چکی ہیں۔ اللّٰھمّ
صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آل
محمّد وبارک وسلم۔
آپ کا ملک عظیم ملک ہے۔
اس کا عظیم مستقبل ہے۔ احمدیوں کا
بھی عظیم مستقبل ہے۔ آپ سے جو
وعدے کئے گئے ہیں پورے ہو کر
رہیں گے۔ آپ انتہائی کوشش
کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل
کر سکیں۔ آئیے ہم الحمد للہ
رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ
رب العالمین کہیں۔ الحمد للہ
رب العالمین کہیں۔ اور آئیے
اس پر درود وسلام بھیجیں جس نے
کہا انّما انا بشرٌ مثلکم۔
آئیے ہم کہیں صلی اللہ علیہ
وسلم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔
صلی اللہ علیہ وسلم۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیچی مان کماسی سے شمال کی طرف ——
—— واقع ہے۔ یہاں بھی جماعت
نے ایک خوبصورت اور وسیع مسجد تعمیر کی ہے
حضور اس مسجد کے افتتاح کے لئے ۱۷
اپریل کو تشریف لے گئے۔ وہاں تشریف لیجانے
سے قبل حضور نے فرمایا کہ آج رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی ابدی حیات کے حسین جلوے دیکھے۔
الحمد للہ۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر علاقے کے
تقریباً تمام معتمد اصحاب تشریف لائے ہوئے
تھے۔ ایک ایڈریس جماعت کی طرف سے حضور کی
خدمت میں پیش کیا گیا اور دوسرا وہاں کے پیرامونٹ
چیف نے پیش کیا۔ پیرامونٹ چیف صاحب نے
اپنی قوم اور قبیلے اور اکابر کی طرف سے حضور کا
دلی خیر مقدم کیا اور کہا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے
اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں کہ آپ یہاں تشریف
لائے اور اس سرزمین کو عزت بخشی۔ ہم بے حد

خوش ہیں اور ہم ہمیشہ آپ کو یاد رکھیں گے۔
یہ بات قارئین کی خاص دلچسپی کا باعث ہوگی کہ یہ
پیرامائونٹ چیف عیسائی ہیں لیکن احمدیہ جماعت کی
مخلصانہ مساعی سے بہت متاثر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے دونوں ایڈریس نہایت محبت
سے سنے اور پھر حاضرین کو خطاب فرماتے ہوئے
اس بات کا اظہار کیا کہ حضور اس بے ساختہ اظہارِ
محبت سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میری توجہ آج سے اسی
سال پہلے کی طرف مبذول ہوگئی۔ جب ایک
تن تنہا آواز اٹھی تھی۔ تمام دنیا نے اس آواز
کو خاموش کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے
اپنے وعدوں کے مطابق اس آواز کی گونج کو ساری
دنیا میں پہنچا دیا۔ پیرامائونٹ چیف کے ایڈریس کی
طرف خصوصی توجہ دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔
میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ پر ایک عظیم دن
طلوع ہوا ہے۔ آپ کا مستقبل نہایت شاندار ہے
آپ کی تکریم کا دن آن پہنچا ہے۔ آج سے آپ کو
کوئی حقارت سے نہیں دیکھے گا۔ بحیثیت انسان
آپ تمام انسانوں کے برابر ہیں۔ اس موقع پر
حضور نے انسانی مساوات کے اسلامی پیغام کی
وضاحت فرمائی اور حاضرین کو بتایا کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانیت کا بہترین نمونہ تھے
نے فرمایا ہے کہ میں بشریت کے لحاظ سے آپ سب
جیسا ہوں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام دنیا
کے انسان بشریت میں برابر ہیں کسی کو کسی پر فوقیت
نہیں۔ کوئی کسی کو حقیر نہ سمجھے۔

حضور نے ان تمام دوستوں کے لئے خاص
طور پر دعا فرمائی جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں مسجد
کی تعمیر میں مدد کی ہے۔ حضور نے فرمایا آئندہ بھی اللہ تم
آپ کو سعی مشکور کی توفیق دیتا رہے۔ اور اسی
واحد و یگانہ کا نام بلند ہو، اس کی عظمت اور جلال
دلوں میں بیٹھ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت سے معمور ہو جائیں۔

سیرالیون میں فری ٹاؤن کے قریب لیسٹر
کے مقام پر جس مسجد کا سنگِ بنیاد ۱۹۶۵ء میں
محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ
اور وکیل التبشیر نے رکھا حضور نے اپنے دورے
کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا اور اس کا نام
سیرالیون کے پہلے پاکستانی شہید مبلغ اسلام کے
نام پر "نذیر احمد علی مسجد" رکھا۔

حضور جمعہ کے وقت مسجد میں تشریف لے گئے
اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ میں حضور نے حاضرین
کی توجہ پہلے تو اس طرف مبذول کروائی کہ آپ میں
سے ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی
درخشندہ دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس
علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ میں تمہیں اسلام کی ایک بہت
بڑی پارٹی دوں گا اور آپ اس پارٹی کا ایک حصہ
ہیں۔ حضور نے جماعت کے نظام کی وضاحت فرماتے

ہوئے بیان فرمایا کہ یہ جماعت کوئی کلب یا ایسوسی ایشن نہیں ہے بلکہ ایک الٰہی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جماعت اللہ تعالیٰ سے طاقت حاصل کرتی ہے۔ اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اپنے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتی ہے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ یقین کو مستحکم کریں اور اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیدیں تاکہ آپ جبروت و عظمت والے خدا کے جلال کے تصرف میں آجائیں۔

بعد ازاں حضور نے مسجد کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ مسجد اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہوتی ہے۔ چاہے اس پر کوئی ایک شخص رقم خرچ کرے یا کئی لوگ مل کر مسجد تعمیر کریں تعمیر شدہ مسجد کسی انسان کی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا مالک ہے، اس لئے ہر وہ شخص جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے مسجد میں اپنے طریق پر عبادت کر سکتا ہے۔

خطبہ جمعہ کو آپ نے اپنی خصوصی دعاؤں کے ساتھ ختم کیا اور حاضرین سے فرمایا کہ وہ بھی ان دعاؤں پر آہستہ آہستہ آمین کہتے جائیں۔ اس کے بعد آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔

——— یہ تھا نذیر احمد علی مسجد کا بابرکت افتتاح۔

کتنا خوش قسمت تھا وہ انسان جس کا نام نذیر احمد علی تھا۔ کہ ایک ایسی مسجد جس کا سنگِ بنیاد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا اور افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا، ہاں اس مسجد کا نام نذیر احمد علی مسجد رکھا گیا۔ اور یہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از خود رکھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنے والے زمانوں میں لکھی جانے والی تاریخ نہ اس مسجد کو بھلا سکے گی اور نہ "نذیر احمد علی" کو۔ اللہ تعالیٰ اس شہیدِ احمدیت پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے۔ آمین +

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی سلسلہ کے پانچویں مبلغ ہیں جنہوں نے میدانِ جہاد میں جان دے کر رتبۂ شہادت پایا ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مرحوم کی قابلِ تقلید خوبیوں سے متصف فرمائے۔ آمین

آپ نے ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو قادیان سے روانہ ہوتے وقت نوجوانانِ احمدیت کو یہ پیغام دیا تھا۔

"آج ہم خدا تعالیٰ کے لئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے..... ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کیلئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۲)

مساوات کا چارٹر اور ترقی کا زینہ

دو مساجد اور ایک سکول کا سنگِ بنیاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو اہم مقامات پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ۱۸ اپریل کو اکرا میں ——— جو غانا کا دارالخلافہ ہے ——— مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور ۱۰ مئی کو ٹوگو میں جو سیرالیون میں پروٹیکٹریٹ کا دارالخلافہ ہے۔ اکرا میں سنگِ بنیاد نصب کرنیکی تقریب میں کوئی دس ہزار کے قریب مرد و زن موجود تھے۔ نعروں سے فضا گونج رہی تھی حضور نے اپنے خطاب میں انسانی مساوات پر زور دیا اور فرمایا کہ مساجد نے انسانی مساوات کے قیام میں ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رنگ میں عملی طور پر انسانی مساوات کے نمونے دکھائے ان میں سے حضور نے فتح مکہ کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ حضور نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن کے اعلان کو بنی نوع انسان کیلئے مساوات کا چارٹر قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ جب حضورؐ نے یہ اعلان کیا کہ آج کے دن امرائے مکہ کے لئے اگر کوئی امان کی جگہ ہے تو وہ بلالؓ کا جھنڈا ہے۔ جو اس کے نیچے آجائے گا وہ امان پائے گا۔ تو ذرا خیال کیجئے کہ امارت اور سرداری کا غرور کس کس طرح نہ خاک میں ملا ہوگا۔

حضور نے انسانیت کے احترام کے قیام کی ضرورت اور اس کی حکمت بھی بیان فرمائی۔ اس خطاب کے دوران جب حضور نے انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگوایا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ فضاؤں میں شگاف پڑ گئے ہیں۔ دس بارہ ہزار آوازیں بیک کہہ اٹھیں "زندہ باد"۔

حضور نے اس بات پر زور دیا کہ جب اسلام کا محبت کا پیغام ساری دنیا میں قبول کر لیا جائے گا تو نفرت نام تک کو باقی نہ رہے گی۔ اس خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ حضور کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے پتھر نصب کیا۔ صاحبزادہ صاحب کے بعد مالی کی حکومت کے سفیر، مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم،

الحاج محمد آرتھر صاحب اور مولوی عبدالوہاب صاحب نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ بعد ازاں مشترکہ طور پر چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب، مولوی عبدالکریم صاحب، سلیم ناصر صاحب اور چودھری محمد علی صاحب نے ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس بجے کو حضور نے لوکی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ یہ کوئی لمبی تقریر کا موقع نہیں ہے البتہ مساجد سے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کے فلسفہ پر چند الفاظ کہوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں دو قسم کی مساجد کا ذکر ہے۔ ایک مسجد، مسجد ضرار کے قائم مقام ہوتی ہے جس کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مومنوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے میں اس مسجد کو آلہ کار کی حیثیت دی جاتی ہے۔ دراصل یہ مسجد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی غرض سے تعمیر کی جاتی ہے۔

مسجد کی دوسری قسم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی بنیادوں پر استوار کیا جاتا ہے۔ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور اسلامی اغراض کے پورا کرنے کے لئے تسلیم کی جاتی ہے۔ اس کے ذریعہ اسلامی تعلیمات پھیلائی جاتی ہیں اور انکو عملی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے ان المساجد للہ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے کہا کہ مسجد کسی انسان کی ملکیت نہیں ہوتی۔ یہی وہ مسجد ہے جس کا حق ہے کہ اس میں خدائے واحد کی عبادت کی جائے۔ اسکی بنیاد میں تقوی اللہ پر رکھی جاتی ہیں۔ اس کی دیواریں نیکی سے چونہ گچ کی جاتی ہیں اور چھت نصرت الٰہی سے بنائی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ پس یہ وہ مسجد ہے جس کے دروازے ہر اس شخص کے لئے ہر وقت کھلے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی پرستش کرنا چاہے۔

حضور نے اپنے اس مختصر سے خطاب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ مسلمانوں کو انتہائی شدید قسم کے مظالم برداشت کرنے کے بعد اپنے بچاؤ کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت ملی تھی۔ یہ تلوار دراصل اس لئے اٹھائی گئی تھی کہ مذہبی آزادی قائم کی جائے۔ نہ صرف مسجد کو بچایا جائے بلکہ تمام مذاہب کے عبادت گھر محفوظ کر دیئے جائیں۔ اگر مسجد کو محفوظ نہ کیا جاتا، اگر مسلمان تلوار نہ اٹھاتے تو نہ صرف مسجد بلکہ دیگر مذاہب کے عبادت خانے بھی تباہ و برباد ہو جاتے۔

اس خطاب کے بعد حضور نے مسجد کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ حضور کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں:۔ صاحبزادہ مرزا لمبارک احمد صاحب، مولوی محمد صدیق صاحب شاہد پیرا ماؤنٹ چیف گامبیا صاحب، آنریبل

مصطفیٰ السنوسی صاحب، الحاج علی روجرز، سید وبنگورا، محمد کمانڈا بونگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بیگم صاحبہ نے بھی ایک اینٹ نصب فرمائی اور حضرت بیگم صاحبہ کے بعد لجنہ اماء اللہ کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک معمر اور قدیم احمدی خاتون کامی صاحبہ نے بھی بنیادی اینٹ رکھی۔

یہ تمام اینٹیں نصب کی جانے کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز دُعا فرمائی۔

گیمبیا میں حضور نے نصرت سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ یہ سکول باتھرسٹ (گیمبیا کا دارالخلافہ) کے مضافات بنونکا کنڈا میں تعمیر ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ زمین کا ایک وسیع ٹکڑا ہے جو حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ سکول کی تعمیر کے بعد جماعت کو دے دیا جائے گا تاکہ وہاں بورڈنگ ہاؤس اور اساتذہ کے کوارٹرز وغیرہ تعمیر کئے جا سکیں۔ (فی الحال سترہ ایکڑ زمین جماعت کو دی ہوئی ہے۔ سکول کی تعمیر کے بعد ۴۴ ایکڑ مزید مل جائے گی۔)

حضور کے سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے بھی ایک پتھر نصب کیا۔ بعد ازاں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے اینٹوں پر سیمنٹ بچھایا اور حضرت بیگم صاحبہ اور لیڈی سنگھاٹے صاحبہ نے مل کر ایک اینٹ نصب کی اور اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس عمارت کی تکمیل پر اٹھارہ ماہ لگیں گے۔ اگر اسکے مطابق سکول کی تعمیر ہو گئی تو میں انشاء اللہ دوسرے سکول کا افتتاح کرنے کے لئے یہاں آؤں گا۔

اللہ تعالیٰ بنیاد رکھنے کی ان تمام تقاریب کو اپنی لاانتہا برکات سے نوازے اور ان عمارات کو ہر رنگ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ثابت کرے۔ آمین +

مسجد احمدیہ بوکے سنگِ بنیاد کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تشریح کرتے ہوئے حاضرین سے حضور نے فرمایا:۔

"حضورؑ کا جانشین ہونے کی حیثیت سے حضورؑ نے جو انعامی چیلنج دیئے ہیں ان کے انعامات کی ادائیگی کا ذمہ وار میں ہوں۔ لیکن کوئی مردِ میدان ان انعامی دعوتوں کو قبول کرنے کی جرأت نہیں پاتا"

(الفضل ۱۴ جون ۱۹۷۰ء)

سربراہانِ مملکت سے ملاقاتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سربراہانِ مملکت نائیجیریا، غانا، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون اور نائب سربراہِ مملکت آئیوری کوسٹ سے ملاقات فرما کر حضور نے ایک رنگ میں بادشاہوں کو روبرو تبلیغ اسلام کر کے اسلام کے محاسن کو اُجاگر کیا اور ان کے دلوں پر اس نقش کو ثبت کرنے کی سعی فرمائی کہ دنیا کی مشکلات کا قابلِ عمل اور مفید و معزز حل صرف اور صرف اسلامی تعلیمات میں ہی مل سکتا ہے۔

(۱)

سب سے پہلے نائیجیریا میں حضور نے میجر جنرل یعقوبو گوون سربراہِ مملکتِ نائیجیریا سے ملاقات فرمائی۔ حضور نے گوون صاحب کی فراست اور ان کے حوصلہ کی تعریف فرمائی کہ انہوں نے نہایت عقلمندی کے ساتھ ملک میں امن و امان کے قیام کی کوششیں کی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں ہم نے نائیجیریا کی خبروں کو نہایت ہمدردی کے ساتھ پڑھا اور نائیجیریا کے باشندوں کے لئے دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ملک کو سلامتی اور ترقی عطا کرے۔

مذہبی تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے میجر جنرل گوون نے کہا کہ مختلف المذہب لوگوں نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ ملک و قوم کی خدمت کی ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خاص طور پر تعریف کی۔

گوون صاحب نے حضور سے درخواست کی کہ حضور نائیجیریا کے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے اُسی وقت ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔ گوون صاحب نے بھی اپنے رواج کے مطابق دونوں ہاتھ جوڑ کر حضور کی دعا میں شرکت کی۔

یہ ملاقات ۱۳ر اپریل کو کی گئی۔

(۲)

۲۰ر اپریل کو حضور غانا کے سربراہِ مملکت سے ملے۔ حضور نے مذہبی اور ملکی حالات کے متعلق بریگیڈیر افریفہ سے گفتگو فرمائی۔

افریفہ نے احمدیہ جماعت کی تعلیمی مساعی کو سراہا اور حضور کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ حکومت تعلیمی معاملات میں ہمیشہ احمدیہ جماعت سے پورا پورا تعاون کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی کرے گی۔

ملکی معیشت پر بات شروع ہوئی تو بریگیڈیر افریفہ نے بتایا کہ ماہرین زراعت کی

کمی کے باعث تسلی بخش ترقی نہیں کی جا سکی۔
حضور نے زراعت کے مختلف پہلوؤں پر
گفتگو کے بعد وعدہ فرمایا کہ عنقریب غانا کو
ماہرینِ زراعت پاکستان سے بھیجے جائیں گے۔
دراصل احمدیہ جماعت نہ صرف تبلیغی اور تربیتی
سرگرمیوں میں مصروف ہے بلکہ پاکستان جو سب
سے بڑا اسلامی ملک ہے اور دیگر تمام ممالک
کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے
میں بھی قابلِ قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے
اور جہاں بنی نوع انسان کی بہبود کا سوال پیدا
ہوتا ہو وہاں تو وہ تمام ایسے کام مذہبی فریضہ
کے طور پر بجا لاتی ہے۔

گفتگو کے اختتام پر حضور نے صدر
صاحب غانا، نائب صدر صاحب اور دیگر حاضرین
کے ساتھ مل کر ملک کے امن و سلامتی اور ترقی و
خوشحالی کی دعا فرمائی۔

(۳)

۲۸ر اپریل کو آئیوری کوسٹ کے صدر
صاحب سے ملاقات کا انتظام تھا۔ لیکن اسی
روز کسی اور ملک کے سربراہ ملک میں تشریف
لا رہے تھے اور صدر صاحب آئیوری کوسٹ ان
کے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر تشریف لے
گئے۔ وہاں اتنی زیادہ دیر ہو گئی کہ انہیں وہیں
سے نائب صدر صاحب کو فون کرنا پڑا کہ چونکہ
وہ وقت پر واپس سٹیٹ ہاؤس نہیں آ سکتے اسلئے
وہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا استقبال
کریں گے۔ اور ان کی طرف سے بھی حضور کو
خوش آمدید کہیں۔

اِس ملاقات کے دوران حضور نے نائب
صدر صاحب کو پاکستانی دستکاری کے نمونے
کے طور پر ایک نقرئی رکابی تحفۃً دی۔ اور حضور
نے مسکراتے ہوئے نہایت پیارے انداز میں فرمایا
کہ یہ تحفہ آئیوری کوسٹ اور پاکستان کے
اچھے تعلقات کی علامت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

اگرچہ لائبیریا یوں بھی حضور ایدہ اللہ
بنصرہ العزیز کے پروگرام میں شامل تھا لیکن
لائبیریا کے صدرِ مملکت ولیم ٹب مین نے بھی
حضور کو لائبیریا تشریف لانے کی دعوت دے
رکھی تھی۔ چنانچہ جب حضور لائبیریا کی ایئرپورٹ
——— رابرٹ فیلڈ ——— پر اُترے تو صدرِ
مملکت کا ایک نمائندہ حضور کے استقبال
کے لئے موجود تھا۔

۱۹ر اپریل کو حضور لائبیریا پہنچے اور
اسی روز شام کے وقت حضور نے ولیم ٹب مین
صاحب سے ملاقات فرمائی۔ صدرِ مملکت نے
ملاقات کے دوران اپنے دلی جذبات کا اظہار
کرتے ہوئے کہا کہ وہ اور لائبیریا کے تمام
باشندے حضور کی لائبیریا میں آمد کو ایک نہایت
بابرکت شگون سمجھتے ہیں اور سب کے سب انتہائی

طور پر خوش ہیں کہ آپ جیسے روحانی لیڈر نے لائبیریا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدرِ مملکت نے حضور کو اس امر کی یقین دہانی کرائی کہ جماعت جس رنگ میں ملک و قوم کی خدمت کرے گی حکومت اس کا پورا پورا ساتھ دے گی۔ سکولوں اور ڈسپنسریوں کے کھولنے کے لئے ہر قسم کی ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی اور حکومت اور لائبیریا کے باشندے جماعت کی ہر کوشش کو استحسان کی نظروں سے دیکھیں گے۔ صدرِ مملکت نے مبلغین کے کام کو سراہا اور مساعی کو مزید تیز تر کرنے کی درخواست کی۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صدرِ مملکت کی محبت اور مشن سے ہمدردی کی قدردانی فرماتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ ہماری جماعت ہمیشہ کی طرح بے لوث خدمات انجام دیتی رہے گی اور ہم عنقریب اپنی مساعی کو کئی گنا بڑھا دیں گے انشاء اللہ۔

صدرِ مملکت نے حکومت کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں اپنے ایڈریس میں کہا کہ اگرچہ میں عیسائی ہوں لیکن میں ایک خدا کا ماننے والا ہوں۔ آپ اس خدا کا نام چاہے کچھ ہی رکھ لیں۔ اسے انگریزی میں گاڈ (God) کہیں یا عربی میں اس کا اسلامی نام اللہ رکھیں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ایک ہی خدا ہے اور ہم سب کو اسی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ وہ تمام طاقتوں والا ہے اور اُسے ہر امر پر قدرت حاصل ہے۔ میں تمام مذاہب کے پیروکاروں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میرے دل میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آیا کہ میرا مذہب ـــــ عیسائیت ـــــ کسی دوسرے مذہب سے کسی طرح بہتر ہے۔

صدرِ مملکت نے مزید کہا کہ حضور ایک بڑی روحانی شخصیت ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق ہے اور وہ قادرِ مطلق ہستی آپ کی دعائیں سنتی ہے۔

حضور نے ایڈریس کے جواب میں فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں یہ موقع عطا فرمایا کہ ہم اس کے نام کی سربلندی کے لئے یہ دُور دراز کا سفر اختیار کریں۔ اور ہم صدرِ مملکت کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے متعلق ایسی اچھی رائے کا اظہار کیا ہے۔ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی تمام روشنی اور روحانی فراست کا منبع ہے جو کچھ ملتا ہے اُسی سے ملتا ہے اور ہم اُسی کے آگے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔ حضور نے دعا کرتے ہوئے صدر صاحب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو ایک لمبا عرصہ ملک و قوم کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کا موقع عطا فرمائے۔

(۵)

مئی کی دو تاریخ کو حضور نے گیمبیا کے نئے صدر صاحب سے (جو ریفرنڈم سے قبل وزیر اعظم تھے) ملاقات کی۔ یہ ملاقات دیگر تمام ملاقاتوں کی طرح نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ صدر صاحب مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر عیسائی ہو گئے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احمدیہ جماعت کی کوششوں سے پھر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے ہیں۔

ملاقات کے دوران حضور نے صدر صاحب سے فرمایا کہ مغربی افریقہ کے لوگ مجھے بہت پسند آئے ہیں۔ ہر وقت ان کے چہروں پر مسکراہٹ نظر آتی ہے۔ دل کے صاف اور سادہ ہیں۔ صفائی پسند ہیں۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ سچائی کے متلاشی ہیں اور سچائی کا یقین ہو جانے پر اسے یقین کر لیتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب سے گیمبیا میں احمدیہ جماعت کے آئندہ پروگرام کا بھی تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ہم انشاء اللہ انسانی ہمدردی اور جذبے سے سرشار ہو کر یہاں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیں گے۔

حضور نے صدر صاحب کو قرآن کریم (انگریزی۔ مع مختصر تفسیری نوٹس) کا تحفہ پیش فرمایا جسے صدر صاحب نے نہایت مسرت سے اور ممنونیت کے جذبے سے سرشار ہو کر وصول کیا۔

(۶)

۶ مئی کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل صاحب — ہز ایکسی لنسی بانجا تیجان سی — سے سٹیٹ ہاؤس میں ملے۔ ہز ایکسی لنسی نے حضور سے ملتے ہی کہا کہ "حضور کی آمد اس ملک کے لئے بہت سی برکات کا باعث ہے"۔

کچھ دیر تک سفر کے متعلق گفتگو ہوتی رہی حضور نے فرمایا کہ پہلے تو صرف سُن رکھا تھا اب یہ بات میرے ذاتی تجربہ میں آ گئی ہے کہ یہاں کے لوگ بہت ہنس مکھ اور نیک طینت ہیں۔

ہز ایکسی لنسی نے سیرالیون میں احمدیہ جماعت کے کام کی تعریف کی اور فرمایا کہ تبلیغی اور تعلیمی دونوں میدانوں میں احمدیہ جماعت قابلِ قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ خوشی کی بات ہے کہ حکومت تعلیمی خدمات کی طرف پوری پوری توجہ دے رہی ہے۔ حکومت در اصل بمنزلہ باپ کے ہوتی ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ ملک کے تمام حصوں کو تعلیمی ترقی کا موقع بہم پہنچائے۔

سیاست زیرِ بحث آئی تو حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت بحیثیت جماعت تو سیاست میں حصہ نہیں لیتی لیکن انفرادی طور پر ہر شخص کو مکمل آزادی ہے کہ جس سیاسی پارٹی کا چاہے ممبر بن جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دل کھول کر ملک کی خدمت کرے۔ اس گفتگو
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کے دوران حضور نے اسلام کے اقتصادی اور
معاشی نظام پر بھی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اسلام
ایک مکمل ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے اور
اس کی موجودگی ہمیں کسی اَور ازم کی ضرورت
نہیں۔ دنیا میں جتنے بھی ازم ہیں وہ زیادہ سے
زیادہ انسانی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف
توجہ دلاتے ہیں (اگرچہ وہ انسانی ضروریات کی
تو تعریف نہیں کر سکے) لیکن اسلام حق کے طور
پر حکومت کا یہ فرض قرار دیتا ہے اور ہر شخص کو
اپنی صلاحیتوں کو مکمل طور پر اُجاگر کرنے اور ان
سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھانے کے مواقع بہم پہنچانے
چاہئیں۔ محض انسانی "ضروریات" پوری کر دینے
سے انسانیت کو بحیثیت مجموعی کوئی زیادہ فائدہ
نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر ہر شخص کی صلاحیتوں کو
اجاگر کیا جائے تو نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ
اجتماعی طور پر بھی انسانیت کو فائدہ پہنچے گا۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے
سیرالیون میں طبّی مراکز کھولنے کے متعلق فرمایا
کہ یہ کام قربانی اور ایثار کے بغیر ممکن نہیں
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری
جماعت قربانی اور ایثار ہی کے جذبے کے ماتحت
کام کر رہی ہے۔ لوگ بڑی بڑی تنخواہیں اور
اپنے آرام و آسائش کو چھوڑ کر معمولی گزاروں
پر اور مشکلات میں سے گزرتے ہوئے کام
کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو نوازتا ہے
اور جماعت منزل بہ منزل آگے بڑھ رہی ہے۔

حضور نے فرمایا جب میں اپنی جماعت سے
قربانی اور ایثار کا مطالبہ کرتا ہوں تو جماعت کے
افراد والہانہ طور پر آگے بڑھتے ہیں اور لبیک
لبیک کہتے ہوئے اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں۔
دراصل یہی جذبہ ہے جو جماعتی ترقی کی روح کو
زندہ رکھتا ہے۔

گفتگو کے اختتام پر حضور نے سربراہ مملکت
کو پاکستانی گھریلو صنعت کا ایک خوبصورت تحفہ
پیش کیا جو ہز ایکسی لنسی نے نہایت خوشی اور جذبۂ
ممنونیت سے سرشار ہو کر وصول کیا اور حضور کا
شکریہ ادا کیا۔

افریقی معاشرہ

"جہاں تک میں نے مشاہدہ کیا ہے وہاں کے لوگوں
کی معاشی حالت اس لحاظ سے اچھی ہے کہ انہیں تنگی کا احساس
نہیں ہے۔ دوسرے ان کی زندگی بڑی حد تک سادہ ہے۔
ہماری ایک احمدی بہن ہے جس نے پندرہ ہزار پونڈ کے زرِ کثیر سے
احمدیہ مسجد تعمیر کروائی ہے اور جس کا میں نے افتتاح کیا ہے۔ ظاہر
ہے وہ بڑی صاحبِ حیثیت ہے مگر اسکے باوجود اسکی سادگی کا یہ
حال ہے کہ وہ خود بھی اپنے نوکروں کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی
قسم کا کھانا کھاتی ہے ——"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات ریڈیو ٹیلیویژن کے نمائندگان سے

حضور ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کی گفتگو

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورے کے دوران اللہ تعالیٰ نے خود ہی ایسے انتظام فرما دیئے کہ اشاعت اسلام کے لئے پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن تقریباً وقف ہو کر رہ گئے۔ حضور کی ہر پریس کانفرنس دیگر عمائدین کی کانفرنسوں سے زیادہ بارونق رہی اور حضور کے خیالات کو پریس نے نمایاں جگہ دے کر قارئین تک پہنچایا۔ ریڈیو کے منتظمین نے مفصل خبریں براڈ کاسٹ کیں اور ٹیلیویژن نے بھی بڑھ چڑھ دورہ کی پبلسٹی میں حصہ لیا۔

یوں تو حضور ایدہ اللہ نے کسی ملک میں آمد اور وہاں سے روانگی کے وقت ایئرپورٹ پر بھی رپورٹروں کے سوالات کے جواب دیئے اور اسلام کی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لیکن جو پریس کانفرنسیں باقاعدہ منعقد کی گئیں وہاں تو حضور ایدہ اللہ کو دل کھول کر اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کا موقع ملا۔

سب سے پہلی پریس کانفرنس نائیجیریا میں سولہ اپریل کو بلائی گئی۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا کہ بنی نوع انسان اس وقت دو بڑے مسائل سے دوچار ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ تو انسانیت کے وقار ہی کا ہے اور دوسرے مسئلہ کا تعلق اقتصادیات سے ہے۔ پہلا مسئلہ ہر لحاظ سے دوسرے مسئلہ سے زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ اقتصادی ترقی تو ایک نسبتی امر ہے لیکن اگر انسانیت کا احترام ہی قائم نہ ہو تو دنیا نفرت سے بھرتی چلی جائے گی اور آئے دن نت نئے مسائل کھڑے ہوتے رہیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ حقیقی طور پر انسانیت کا احترام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں قائم فرمایا ہے۔ حضورؐ نے بنی نوع انسان کے سب سے اعلیٰ فرد ہونے کے باوجود فرمایا۔ مَا اَنَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ یعنی میں بھی باقی انسانوں کی طرح کا ایک انسان ہوں۔ اب اگر حضورؐ فرمائیں کہ میں بھی باقی انسانوں ہی کی طرح کا انسان ہوں تو اَور کون ہے جس کے لئے یہ کہنا جائز قرار پائے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے بہتر ہے۔ چاہے سوال رنگ کا ہو یا نسل کا، مذہب

کا ہو یا دولت کا، اقتدار کا ہو یا وقار کا۔

اقتصادی مسئلہ کے متعلق حضور نے فرمایا کہ لوگ یہ تو کہتے ہیں (اور ظاہر بین نگاہیں ان کی تعریف بھی کرتی ہیں) کہ ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق ملنا چاہیئے لیکن ہر شخص کی ضرورت کیا ہے اس کی کوئی وضاحت نہیں کرتا۔ اور ضرورت کی وضاحت کے بغیر اس کا صحیح طور پر پورا کیا جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ قرآن کریم نے ضرورت کی بجائے حق کا لفظ استعمال کیا ہے اور کہا ہے کہ حقوق سے مراد یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے ذرائع میسر آنے چاہئیں۔ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کرنا جہاں ہر انسان کا حق ہے وہاں اس نشوونما میں تساہل یا کسی قسم کی روک ڈالنا اسلام کے نزدیک گناہ ہے اور اس میں ممد ہونا نیکی۔ حضور نے فرمایا کہ صرف یہی نظریہ ایک ایسا نظریہ ہے جس سے اقتصادی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اس پریس کانفرنس کے دوران حضور نے فرمایا کہ اسلام کے مختلف فرقوں میں کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے۔ سب کے سب ایک اللہ کو مانتے ہیں اور قرآن کریم کو دائمی شریعت تسلیم کرتے ہیں۔ تمام فرقوں کے پروردگار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ قبلہ سب کا ایک ہے۔ فقہی اختلاف ضرور ہے۔ لیکن فقہی اختلافات جائز ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ سرمایہ دارانہ نظام یا اشتراکیت کے نظام یا سوشلزم کے نظام میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ سبھی اسلام کی تعلیم کے منافی نظام ہیں۔ اسلام کا راستہ میانہ روی اور اعتدال کا ہے۔

پریس کانفرنس کے دوران حضور نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ عورت پردہ میں رہ کر بھی تمام ضروری کام سرانجام دے سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"اسلام عورتوں کی ترقی کی راہ میں حائل نہیں ہوتا ہمارے اپنے خاندان میں کئی مستورات بڑی بڑی سکالر ہیں، میری ایک عزیزہ یونیورسٹی کے ایک امتحان میں اوّل آئیں۔ میری ایک اور بہن ایک اور امتحان میں اوّل آئیں۔ ہم سب پردہ کرتے ہیں۔ میری بیگم جو اس سفر میں میرے ساتھ ہیں پردہ نشین خاتون ہیں لیکن پورے طور پر تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ زندگی میں اپنے مفوضہ فرائض کو پورے طور پر بجا لاتی ہیں بحیثیت بیوی کے، ماں کے، بہن کے، بحیثیت ایک انسان کے۔ یہ ایک وہم ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی کے راستے میں روک ہے اس وہم کو ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان اور دوسرے ہزاروں
خاندانوں نے غلط ثابت کر دیا ہے"

پچیس اپریل کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اکرا (غانا) میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور نمائندگان پریس کے متعدد اہم سوالوں کے جواب دیئے۔

کانفرنس شروع ہوتے ہی حضور نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی زبان بہت میٹھی ہے۔ میں نے اس کے چند ایک الفاظ یاد کر لئے ہیں۔ اس کے بعد حضور نے اسلام کے انسانی مساوات کے پیغام کی توضیح فرمائی اور فرمایا کہ ہم اس کے نقیب ہیں اور اسی لئے اس پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش میں مصروف ہیں۔

حضور نے اقتصادی مساوات کے بارے میں فرمایا کہ اگرچہ بعض لوگ اس کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن نہ وہ اسے کبھی حاصل کر سکے ہیں اور نہ حاصل کر سکیں گے۔ اور یہ کہنا کہ ہر انسان کی کم از کم ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔ اسلام کے مقابلہ میں بہت کم درجہ کی بات ہے۔ کیونکہ اسلام کم سے کم پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ایسی تعلیم دیتا ہے جس سے ہر شخص کی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ اُجاگر کر کے اسے بہتر زندگی کے قابل بنایا جا سکے۔

مغربی افریقہ میں احمدیہ جماعت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہم کسی ذاتی غرض کے لئے نہیں آئے خدمت کے لئے آئے ہیں۔

حضور نے پریس کانفرنس میں شامل ہونے والے اخباری نمائندوں کے ذریعہ غانا کے باشندوں کو یقین دلایا کہ اگر وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو صحیح طور پر استعمال کریں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں امریکہ اور یورپ کا استاد بنا دے۔ حضور نے اپنے اس ارادے کا بھی اظہار فرمایا کہ عنقریب کسی افریقی کو حضور انگلستان یا سکاٹ لینڈ مبلغ اسلام کی حیثیت سے بھیجیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ایک اخباری نمائندے نے حضور سے غانا کے باشندوں کے لئے پیغام مانگا تو حضور نے فرمایا کہ میرا پیغام یہ ہے کہ انسانوں کو انسانوں سے ہمدردی کرنا سیکھنی چاہیئے۔

حضور نے مستقبل قریب کے متعلق فرمایا کہ آئندہ پچیس تیس سال نہایت اہم ہیں۔ انسان اٹامک انرجی کے غلط استعمال سے اپنے ہاتھوں خود تباہ ہونے والا ہے۔

منروویا (لائبیریا) میں حضور نے ۳۰ اپریل کو پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ متعدد دیگر امور کے علاوہ حضور نے اس بات کی بھی وضاحت فرمائی کہ احمدیہ جماعت مغربی افریقہ میں ——— جیسے دنیا کے دیگر حصوں میں بھی ——— خدمت خلق میں مصروف ہے۔ ہمارے کوئی ذاتی مقاصد نہیں ہیں۔ چندہ کی صورت میں جو کچھ جماعت جمع کرتی ہے

وہ ساری کی ساری رقم اس ملک کے باشندوں کی بہبود پر خرچ کر دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے نائیجیریا کی ڈسپنسریوں کا ذکر فرمایا۔ نائیجیریا میں بیس ہزار پونڈ سے زائد خرچ کر کے ہسپتال بنوایا جا رہا ہے۔

حج کے متعلق سوال ہوا تو حضور نے فرمایا کہ ہر سال متعدد افرادِ جماعت حج کا فریضہ بجا لاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یا تھرمٹ (گیمبیا) پہنچے تو ایر پورٹ پر سرکاری خبر رساں ایجنسی کے نمائندے نے حضور سے انٹرویو کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں ان ممالک میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ گویا میں اپنے گھر ہی میں ہوں۔ لوگوں کے متبسم چہرے اور پیار بھری باتیں دل موہ لینے والی ہیں۔ اور مجھے اس بات کا احساس ہی نہیں ہونے دیتیں کہ میں اپنے گھر سے کئی ہزار میل دور ہوں۔ حضور نے نمائندے کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ مجھے تو عام انسانوں کی ترقی میں سب سے زیادہ دلچسپی ہے اور یہی میں اپنی جماعت سے توقع رکھتا ہوں۔ حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ احمدیہ جماعت نے مغربی افریقہ میں بے لوث خدمات سرانجام دی ہیں اور عوام الناس کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔

---

۱۳ مئی کو فری ٹاؤن میں اپنی قیام گاہ (لاج) پر حضور نے پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندگان کے سوالات کے جواب دیئے۔ پریس کانفرنس شروع ہوتے ہی حضور نے فرمایا کہ سوال پوچھے جائیں۔ نمائندگانِ پریس کو اور کیا چاہیے تھا انہوں نے دھڑا دھڑ سوال کرنے شروع کر دیئے۔ سب سے پہلے تدفین کے متعلق مسلمانوں کی مروجہ رسوم کا ذکر آیا۔ پھر کیتھولک مذہب اور طلاق زیرِ بحث آئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو کیتھولک لوگ بھی طلاق نہ دیئے جا سکنے کے مسئلہ سے تنگ آ گئے ہیں۔ ہالینڈ میں تو اس کے خلاف شدید مظاہرے بھی ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے مزید فرمایا کہ شادی تو ایک قسم کا اندھیرے میں تیر مارنے والا معاملہ ہے۔ اگر لگ گیا تو ٹھیک ورنہ کیا ضرور ہے کہ ساری زندگی رو رو کر گزار دی جائے۔

برتھ کنٹرول کے متعلق سوال ہوا تو حضور نے فرمایا کہ اسلام نے بچوں کو پیدائش کے وقفہ کو قدرتی طور پر بڑھانے کی تعلیم دی ہے۔ جسے Planned Parent hood کہا جا سکتا ہے۔

جب نمائندگان پریس نے سیرالیون کے مسلمانوں کے لئے پیغام مانگا تو حضور نے فرمایا کہ میں تو یہی کہوں گا کہ اسلام کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ صرف منہ سے مسلمان کہلوانا کوئی معنی

نہیں رکھتا۔

دورہ کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں اپنے دورے سے حد درجہ مطمئن ہوں۔ احمدیہ جماعت نے جو کچھ اس وقت تک کیا ہے اس سے میں بہت خوش ہوں لیکن ابھی بہت زیادہ کام پڑا ہے اور منزل بہت دور ہے۔ ابھی لاکھوں کروڑوں لوگوں کو مسلمان بنانا ہے۔

ملک کی ترقی اور خوشحالی کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا مستقبل بہت شاندار ہے لیکن اس کیلئے آپ کو محنت کرنی ہوگی۔ قسمت کے درخت پر پھل تو موجود ہیں لیکن یہ پھل از خود آپ کی جھولی میں نہیں گر سکتے۔ آپ کو خود اس درخت پر چڑھ کر یہ پھل توڑنے ہوں گے۔

(بقیہ کالم ۲)

وزیر کو اگر طبی امداد کی ضرورت ہو تو وہ گورنمنٹ کے ہسپتال میں جانے کی بجائے (جہاں اسے ہزار قسم کی سہولتیں مل سکتی ہیں کیونکہ وزیر ہیں) ہمارے کلینک میں آتا ہے۔ بعض لوگوں نے اسے کہا بھی کہ تم یہ کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا مجھے یہاں زیادہ سہولت ملتی ہے۔ یہاں زیادہ اچھی طرح سے مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ غرض وہاں بڑا اثر و رسوخ پیدا ہو گیا ہے"۔

احمدیہ کلینک کانو

"شمالی نائیجیریا مسلمانوں کا علاقہ ہے جہاں پچھلی صدی کے مجدد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے جو صدی کے سر پر بہت سے مجدد پیدا ہوئے ان میں سے ایک نائیجیریا کے شمال میں عثمان بن فودیو (جن کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں) پیدا ہوئے تھے۔ کانو بھی انکا علاقہ ہے۔ ان کو اپنے مخالفین سے جنگ لڑنی پڑی تھی۔ جب وہ فاتح ہوئے تو کانو کا علاقہ ان کے ایک لڑکے سلیمان کو ملا تھا۔ انہی کی نسل اب وہاں آباد ہے۔ اور سکوتو کا علاقہ یا سٹیٹ جو مارتھ ویسٹ (شمال مغرب) میں ہے وہ ان کے اس بیٹے کو ملا تھا جو بعد میں ان کے خلیفہ بنے اور جن کا نام محمد بن عثمان بن فودیو تھا۔ سکوتو میں ان کی نسل آباد ہے۔ وہ سلطان آف سوکوتو کہلاتے ہیں کیونکہ یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا ہے۔ انہوں نے احمدیت کا کافی مقابلہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ کانو میں خدا کے فضل سے اچھی خاصی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ وہاں ہمارا ایک ہیلتھ سنٹر بھی ہے جہاں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کام کر رہے ہیں اور یہ ہیلتھ سنٹر وہاں اتنا مقبول ہے کہ انہوں نے بتایا کہ وہاں کے

(باقی کالم اوّل پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُکتی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے

(مکرّم عبد المنّان صاحب ناہید)

کچھ اَور فزوں سوزِ نہاں کر کے رہیں گے
حال اپنا ہم آج اُن سے بیاں کر کے رہیں گے

بھٹکے ہوئے راہی کو غلط راہ سے لا کر
ہمراہِ مسیحائے زماں کر کے رہیں گے

ہر دل کو جو غمناک ہے احساسِ زیاں سے
بیگانۂ احساسِ زیاں کر کے رہیں گے

اعجازِ مسیحائی دکھائیں گے جہاں کو
رُکتی ہوئی سانسوں کو رواں کر کے رہیں گے

جس آنکھ سے ٹپکا نہ کبھی اشکِ ندامت
اُس آنکھ کو خونبابہ فشاں کر کے رہیں گے

اِس دَور کی راتیں ہیں تہی آہ و فغاں سے
پھر عام رہ و رسمِ فغاں کر کے رہیں گے

تا ہید غمِ عشق کہاں دل میں چھپائیں
یہ نالے تو رسوائے جہاں کر کے رہیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دورہ سے واپسی پر پاکستان میں سب سے پہلے کراچی میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:-

"گیمبیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اشارہ ہوا کہ اب وقت ہے کہ علاوہ ایک دوسری سکیم کے جو مغربی افریقہ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے کی ہے کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں پر خرچ کر دینا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو یہی موجودہ نسل پالے۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ اشارہ پایا تو مجھے کوئی فکر نہیں ہوئی کہ میں ایک لاکھ پونڈ کہاں سے لاؤں گا۔ میں غریب انسان تو ایک دھیلہ بھی نہیں لا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو لیکن میرے دل نے اس یقین کو پایا کہ جب اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ کم از کم ایک لاکھ پونڈ یہاں خرچ کرو تو کم سے کم ایک لاکھ پونڈ مل جائے گا فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور جس رنگ میں وہ خرچ کرنا ہے اس کے لئے جس قسم کے آدمی چاہئیں وہ آدمی بھی میسر آجائیں گے۔ لیکن اس کے باوجود بھی دل میں ایک فکر پیدا ہوئی جس کا میں بعد میں ذکر کروں گا۔ جب ہم واپس لندن آئے چند دن لندن ٹھہرے پھر میں سپین گیا۔ سپین سے پھر واپس لندن آیا اور لندن میں چند دن ٹھہرا۔ پہلے میں نے خطبہ میں اپنے پیارے بھائیوں کو یہ بتایا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ منشاء ظاہر کیا ہے کہ جماعت احمدیہ مغربی افریقہ میں مالی قربانیوں کے میدان میں کم سے کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنے کا انتظام کرے۔ اور میں اپنے بھائیوں سے یہ خواہش رکھتا ہوں کہ انگلستان کے احمدیوں میں سے دو سو (۲۰۰) احمدی ایسے آگے بڑھیں جو فی کس دو سو (۲۰۰) پونڈ اس مد میں دیں جس کا نام میں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ رکھا ہے اور اسکی امانت وہاں کھول دی گئی۔ اور دو سو ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو ایک سو پونڈ فی کس دیں اور باقی جو دے سکیں وہ دیں اور میں نے انہیں کہا کہ میری یہ خواہش ہے اور میں اطمینان قلب کے ساتھ یہاں سے جانا چاہتا ہوں اسلئے میری یہ خواہش ہے کہ انگلستان چھوڑنے سے قبل جو پندرہ دن کا وقفہ ہے دس ہزار پونڈ اس امانت میں کیش جمع ہو جائے۔ آپ جانتے ہیں کہ ماضی قریب میں آپ میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی انہوں نے

فضل عمر فاؤنڈیشن میں بہت مال دیا اور
قربانی دی۔ بہرحال ہر ایک کے حدود ہوتے
ہیں اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ انہوں نے بھی
اکیس ہزار پونڈ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جمع
کئے تھے۔ چند ہزار کی وہ جماعت ہے بہرحال
جمعہ کے بعد پھر ایک گھنٹہ اتوار کو میں نے ان
کو دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فضل میں نے دیکھا
جس کے وہ احمدی وارث ہیں کہ ان پندرہ دن
میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ سے دُگنے
وعدے یعنی چالیس ہزار سے اُوپر کے وعدے
ہو چکے تھے۔ اور میرا خیال ہے پچاس ہزار
تک وہ پہنچ جائیں گے اور دس ہزار کی بجائے
ساڑھے دس ہزار پونڈ نقد اس مد میں بنک
میں جمع ہو گئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں اس تحریک کے سلسلہ میں حضور
ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"پاکستان کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو
سکیم میرے ذہن میں ڈالی ہے وہ یہ ہے کہ میں
پاکستان کے احمدیوں سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ ان
میں سے دو سَو ایسے مخلصین نکلیں گے جو کم از کم پانچ
ہزار روپیہ فی کس نصرت جہاں ریزرو فنڈ کیلئے
پیش کریں گے اور اس میں سے دو ہزار کی رقم ایک
دو ماہ کے اندر اندر وہ داخل کرا دینگے خزانہ
کی مد میں اور باقی تین ہزار روپیہ اگر چاہیں تو
تین قسطوں میں اور اگر چاہیں تو دوسرے اور تیسرے
سال یعنی تین سال کے اندر اندر وہ جمع کر دینگے اس کے
علاوہ دو سَو ایسے مخلصین چاہئیں (پہلا وعدہ میاں
عباس احمد خاں نے لندن میں ہی کر دیا تھا اسوقت
وعدے نوٹ نہیں کرونگا لکھ کر بھجوا دیں) جو دو ہزار
روپیہ دیں جس میں سے وہ ایک ہزار روپیہ دو ماہ کے
اندر اندر ادا کر دیں اور بقیہ ایک ہزار تین سال کے
اندر مناسب قسطوں میں ادا کر دیں۔ یہ چودہ لاکھ روپے
کی رقم بن جاتی ہے یعنی گیارہ روپے کے حساب سے جو
ہمارا ریٹ ہے سوا لاکھ پونڈ کے قریب۔ اگر کوئی
چاہے تو پانچ ہزار کی بجائے تیس ہزار بھی دے سکتا
ہے۔ پھر ایک ہزار آدمی احمدیوں میں سے مخلصین
میں سے ایسا چاہیے جو کم سے کم پانچ صد روپیہ فی کس
دیں (یعنی پانچ سَو سے دو ہزار تک۔ دو ہزار سے
اُوپر والے وہ دوسری فہرست میں آجائیں گے) جس
میں سے دو سَو روپیہ نقد ادا کریں جس کا مطلب یہ ہے
کہ دو ماہ کے اندر۔۔۔ (جس وقت میں فوری کہوں
میرا مطلب ہے دو ماہ کے اندر اندر) پانچ سَو میں سے
کم از کم دو سَو فوری ادا کر دیں اور بقیہ اسی طرح
تین سال کے اندر۔ اس طرح میں امید رکھتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً دو لاکھ پونڈ کی رقم
پاکستان سے جمع ہو جائیگی امریکہ سے میں نے تیس ہزار
ڈالر مقرر کر کے وہاں انکو اطلاع بھی دیدی ہے۔۔
ہماری چھوٹی سی جماعت ہے ڈنمارک کی انیس سو پونڈ
کے وعدے اس چھوٹی سی جماعت کی طرف سے مجھے مل چکے
ہیں۔۔۔۔" (تقریر کراچی)

مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغِ اسلام کا آغاز اور اسلام کی روز افزوں ترقی

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر واقفِ زندگی بروز ۲)

مغربی افریقہ میں ہمارے مشن نائیجیریا، غانا، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں قائم ہیں۔ براعظم افریقہ میں عیسائیت تقریباً دو سو سال سے ڈیرے ڈالے ہوئے ہے اور اس نے یہاں سے اسلام کو نیست و نابود کرنے کی انتہائی کوشش کی مگر وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکی۔

افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی داغ بیل کیسے پڑی

احمدیت کے ذریعہ براعظم افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی داغ بیل کیسے پڑی؟ یہ بھی ایک نہایت ایمان افروز واقعہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا... اس وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ یہ انذاری خبر خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے.... میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو... افریقہ کو مسلمان بنائیں اور اس طرح یہ پیشگوئی آپ ہی ٹل جائے اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اسکی

عظمت قائم کرنے اور اس کی
شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء)

اس حوالہ سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے دل میں اسلام کی تبلیغ کا کس قدر جوش تھا۔ اپنے اس فطرتی جوش کا اظہار کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نبی اور اس کے جانشین خلیفہ
کا پہلا کام تبلیغِ حق اور دعوت
الی الخیر ہوتا ہے۔ وہ سچائی کی طرف
لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنی دعوت
کو دلائل اور نشانات کے ذریعہ
مضبوط کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں
میں یہ کہو کہ وہ تبلیغ کرتا ہے۔"

اس فطری جذبہ کے پیشِ نظر حضور رضی اللہ عنہ نے تمام دنیا میں تبلیغِ اسلام کے لئے مشن قائم کئے۔ ان تمام مشنوں کا احاطہ اس مختصر سے مضمون میں مشکل ہے البتہ اختصار کے ساتھ صرف مغربی افریقہ کے ان مشنوں کا ذکر پیشِ خدمت ہے جہاں حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس تشریف لے گئے۔

نائیجیریا مشن

مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا اور غانا میں تلاشِ حق کی جستجو بیک وقت شروع ہوئی۔ ۱۹۱۶-۱۷ء میں لیگوس کے چند یوروبا مسلم طلبہ قانون کی تعلیم کے لئے انگلستان پہنچے۔ جب یہ انگلستان پہنچے تو انہیں ریویو آف ریلیجنز اور احمدیہ مشن لندن کا علم ہوا۔ بعدہٗ قادیان سے بھی تعلق قائم ہو گیا۔ اثناءِ تعلیم میں ان لوگوں نے احمدیہ لٹریچر لیگوس بھجوایا اور تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد قادیان سے باقاعدہ رابطہ قائم کر لیا۔

لیکن نائیجیریا مشن کا باقاعدہ قیام ۱۹۲۱ء میں عمل میں آیا۔ اور اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے) کو مبلغ بنا کر بھجوایا۔ حضرت نیّر صاحبؓ اس سے قبل دو سال تک انگلستان میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے چکے تھے۔ چنانچہ آپ سیرالیون اور غانا میں قیام کرتے ہوئے نائیجیریا پہنچے اور ملک کے دارالسلطنت لیگوس میں تبلیغی مرکز قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں اس قدر برکت دی کہ ایک قلیل عرصہ نائیجیریا اور غانا میں ہزارہا لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ حضرت نیّر صاحبؓ نے جماعت کو لیگوس میں سکول قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ان کی کوششوں سے ہی ۱۹۲۲ء میں ایک سکول جاری ہوا جو صحیح معنوں میں نائیجیریا میں پہلا اسلامی سکول تھا۔

حضرت نیّر صاحبؓ کے بعد حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کو نائیجیریا بھجوایا گیا۔ حضرت حکیم

صاحبؒ کی کوششوں سے لیگوس میں ایک خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ آپؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے موضوع پر "لائف آف محمدؐ" کے نام پر ایک مختصر کتاب تصنیف فرمائی جو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کی اور آج تک شائع ہو رہی ہے اور مغربی افریقہ کے اکثر سکولوں میں بطور نصاب شامل ہے۔

۱۹۴۵ء میں محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی نائیجیریا تشریف لے گئے۔ حضرت حکیم صاحب کی واپسی پر ۱۹۴۷ء میں آپ نے مشن کا چارج لیا اور قریباً انیس سال تک اس ملک میں اہم تبلیغی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نے نائیجیریا سے واحد مسلم اخبار The Truth کے نام سے جاری کیا جو اب تک بڑی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور عیسائیوں کے حملوں کے سامنے ایک آہنی دیوار کا کام دے رہا ہے۔ تبلیغِ اسلام کا کامیاب اور مؤثر ذریعہ ہے۔ مصر کے مشہور علمی رسالہ مجلّۃ الازھر دسمبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

" وتصدر فی لاجوس صحیفۃ الاسلامیۃ ھی " الحقیقۃ " وھی الصحیفۃ الاسلامیۃ الوحیدۃ التی تصدر فی ھٰذہ المناطق "

یعنی لیگوس سے ایک اسلامی
Digitized by Khilafat Library Rabwah
رسالہ نکلتا ہے جس کا نام Truth ہے اور یہ اس علاقے میں واحد اسلامی رسالہ ہے۔

مکرم نسیم سیفی صاحب نے اہلِ نائیجیریا کو پاکستان سے روشناس کرانے کے لئے ایک سلسلہ مضامین بھی اس پرچہ میں شروع کیا جو بعد میں In deffence of Pakistan کے نام سے کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

سیفی صاحب نے اپنے دور میں Truth کے علاوہ اسلامی تعلیمات پر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ بھی کثرت سے شائع کئے جو مسلمانوں میں بے حد مقبول ہوئے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ کے مشہور معاند الیاس برنی کی کتاب "قادیانی موومنٹ" کا جواب Sect Movement کے نام سے شائع کیا۔

نائیجیریا میں دو ڈسپنسریاں خدمتِ خلق کا فریضہ بجا لا رہی ہیں۔ ایک ہسپتال کی شاندار عمارت تکمیل کے مراحل میں ہے۔ نومبر ۱۹۶۱ء میں مکرم کرنل محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم کے ذریعہ پہلی ڈسپنسری کا قیام عمل میں آیا۔ مرحوم نے بہت ہی محنت اور اخلاص سے کام کیا۔ آجکل اس ڈسپنسری میں مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب کام کر رہے ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب سیرالیون میں میڈیکل مشنری کے طور پر تشریف

لے گئے تھے لیکن انہیں وہاں کی آب و ہوا موافق
نہ آئی لہذا مرکز کے حکم سے انہیں نائیجیریا بھجوایا
گیا۔ انہوں نے کانو میں احمدیہ کلینک کے نام سے
ادارہ کھولا ہے جس میں ایکسرے پلانٹ بھی نصب
ہو چکا ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ ادارہ
بھی دن رات مخلوقِ خدا کی فلاح و بہبود کا فریضہ
سرانجام دے رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مغربی
افریقہ میں آپ کو بھی حضور کے طبّی مشیر کے طور پر
فرائض سرانجام دینے کی سعادت ملی۔

نائیجیریا میں پاکستانی مبلّغین کے ساتھ ساتھ
کثیر تعداد میں مقامی معلّمین بھی تبلیغِ اسلام کا فریضہ
سرانجام دے رہے ہیں۔ نائیجیریا میں ہمارے مشن
کی ایک بہت بڑی کامیابی ملکی ریڈیو پر اسلامی
معلومات پر تقاریر نشر کرنا ہے۔ ہر ماہ تقریباً
آٹھ دس بار ہمارے مبلّغین ریڈیو پر تقاریر نشر
کرتے ہیں۔ اس طرح تمام ملک میں اسلام کا پیغام
پہنچ رہا ہے۔ اس کے علاوہ نائیجیریا ریڈیو سے خطبہ
جمعہ اور نماز جمعہ کا پروگرام بھی نشر ہوتا ہے۔
نائیجیریا میں ہمارے سکول جاری ہیں۔ اس بارہ
میں مجلّۃ الازہر کا مضمون نگار الاستاذ
عطیہ صقر مجلّۃ الازہر کی دسمبر ۱۹۶۰ء کی
اشاعت میں لکھتا ہے:-

"غیر انّه یوجد بعض
منهم ینتمون الی الجماعة
القادیانیة الذین یقیمون
بنشاط بارز فی "لاجوس"
ولهم دعاتهم ومحفهم
ومدارسهم۔

البتہ ان میں سے بعض ایسے سکول
بھی ہیں جو قادیانی جماعت کی طرف
منسوب ہیں۔ یہ لیگوس میں قائم ہیں
اور سرگرم عمل ہیں۔ اور ان کے
مبلّغ، اخبارات اور سکول ہیں۔

پھر لکھا ہے:-

كما توجد جماعة القاذيانية
التي ينحصر نشاطها في
العاصمة وهي تدرس
اللغة العربية في جميع
مدارسها"

جیسا کہ قادیانی جماعت پائی جاتی
ہے جس کی سرگرمیاں دارالحکومت
میں محدود ہیں۔ وہ اپنے سکولوں
میں عربی زبان بھی پڑھاتی ہے۔

اب نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ تمام براعظم
افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کے مبلّغین کی شبانہ روز
کوششوں سے اسلام مضبوطی سے قائم ہو گیا ہے
اور عیسائیوں کی وہ تمام کوششیں جو وہ تقریباً
ڈیڑھ سو سال سے براعظم افریقہ کو عیسائی بنانے
کے لئے کر رہے تھے بے کار ثابت ہو رہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب نہ ان کی سیاسی طاقت کام دے رہی ہے
اور نہ ان کے بھرپور خزانے افریقنوں کو مرعوب
کر رہے ہیں۔

عیسائی مبصّرین کا اعترافِ شکست

خود عیسائی مبصّرین اس شکست کے اعتراف
پر مجبور ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں لیگوس (نائیجیریا)
کے بشپ نے اسلام کی ترقی کے متعلق اپنے مرکز میں
جو رپورٹ بھجوائی ہے یہ رپورٹ چرچ آف انگلینڈ
کے سروے رپورٹ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں وہ
لکھتے ہیں:۔

"تمام نائیجیریا اور خصوصاً
اس کے مرکز لیگوس میں زیادہ
سے زیادہ نفوس حلقہ بگوشِ
اسلام ہو رہے ہیں۔ یہی حال
آبادان کا ہے، جو ملک کا
تعلیمی مرکز ہے۔"

(Daily Times Lagos
Dec. 7. 1957)

اسی طرح نائیجیریا کے ایک اور کثیر الاشاعت
اخبار نے ایک مضمون میں چرچ کو ان الفاظ میں
تنبیہ کی ہے:۔

"ہم چرچ کو آگاہ کرنا
Digitized by Khilafat Library Rabwah
چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو
سنبھالے۔ اگر ہماری اِس
تنبیہ کی طرف توجہ نہ کی گئی
تو عین ممکن ہے کہ اسلام
فاتحانہ انداز میں جنوبی نائیجیریا
کے آخری سرے تک پہنچ
جائے۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے انتہائی
کامیاب اور بابرکت دورہ کے ایام میں جماعت
کو بیش قیمت ہدایات سے نوازا اور اِس امر
کی ہدایت فرمائی کہ ۵ سے ۷ سال کے عرصہ میں
کم از کم سولہ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکول
مختلف جگہوں پر جاری کئے جائیں اور چار نئے
میڈیکل سنٹر کھولے جائیں۔

غانا مشن

غانا میں اسلام کیسے داخل ہوا

غانا مغربی افریقہ کے ملکوں میں سے ایک

اہم ملک ہے جو آزادی سے پہلے برطانوی نوآبادیات میں سے تھا۔ ستر لاکھ کی آبادی میں اکثریت مشرکین کی ہے۔ دوسرے نمبر پر عیسائی اور تیسرے نمبر پر مسلمان ہیں۔ غانا میں اسلام ۱۸۷۲ء میں نائیجیریا کے فوجی سپاہیوں کے ذریعہ آیا۔ یہ سپاہی غانا کے اشانٹی قبیلہ کے خلاف برطانوی فوج میں شامل تھے۔ ان مسلم سپاہیوں میں ایک صاحب معلّم ابوبکر بن حور مین بھی تھے جن کی کوششوں سے ۱۸۸۵ء میں ایک میتھوڈسٹ پادری Ban Jaman سے اکرافو کاؤں کا سردار محمدی آپا مسلمان ہو گیا۔ ان دونوں کے مسلمان ہونے سے غانا کے جنوبی علاقہ میں فینٹی قبیلہ میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہوا۔

۱۸۹۶ء میں اکرافو میں حکومت کی طرف سے مسلمان بچوں کے لئے ایک سکول بھی کھولا گیا مگر ۱۹۰۵ء میں یہ سکول بند ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن کیسے قائم ہوا

۱۹۲۰ء میں ایک شخص یوسف یانکو نامی نے جو اکرافو کا باشندہ تھا اور ان ایام میں منکم نامی قصبہ میں مقیم تھا رؤیا میں دیکھا کہ:-

"وہ سفید آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے"

اس نے اپنی اس رؤیا کا تذکرہ ایک نائیجیرین مسلمان عبدالرحمٰن پیڈرو سے کیا جو ان ایام میں صانع پانڈ میں مقیم تھا۔ عبدالرحمٰن نے اسے بتایا کہ میں نے ایک ہندوستانی مشن کے متعلق پڑھا ہے ان کا صدر مقام قادیان ہے اور انگلستان میں بھی ان کی ایک شاخ کام کر رہی ہے۔ یوسف صاحب نے اپنی اس رؤیا کا ذکر چیف مہدی آپا سے بھی کیا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں فینٹی اکابر کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جماعتِ احمدیہ کے امام کی خدمت میں قادیان خط لکھا جائے تاکہ وہ اس ملک میں اپنا کوئی مبلغ بھجوائیں۔ چنانچہ ان کی درخواست پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ کو گولڈ کوسٹ (غانا) پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مولوی صاحب ۹ فروری ۱۹۲۱ء کو لندن سے روانہ ہو کر مارچ ۱۹۲۱ء میں سالٹ پانڈ تشریف لائے جہاں فینٹی اکابر نے آپ کا پُرجوش استقبال کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں فینٹی لوگوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت میں داخل ہو گئی۔

مارچ ۱۹۲۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب غانا پہنچے۔ آپ نے جماعت کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تنظیم فرمائی۔ غانا کے مختلف قبائل میں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ حضرت حکیم صاحب نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے آٹھ سال تک یہاں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔ اپریل ۱۹۲۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی رضؓ کو یہاں بھجوایا۔ آپؓ نے حکیم صاحب سے

غانا مشن کا چارج لیا اور نہایت ہی محنت سے شمالی غانا تک پیغامِ حق پہنچایا۔ ۱۹۳۲ء میں پھر حضرت حکیم صاحب نے غانا مشن کا چارج لیا اور مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ واپس وطن تشریف لے آئے۔ ۱۹۳۵ء میں حضرت حکیم صاحب کو نائیجیریا میں متعیّن کر دیا گیا اور ۱۹۳۶ء میں مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ یہاں دوبارہ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بھی تشریف لائے۔ ۱۹۳۷ء میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ سیرالیون تشریف لے گئے اور مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے غانا مشن کا چارج سنبھالا جن ایّام میں آپ نے چارج لیا ملک کی اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔ ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمگیر جنگ کی وجہ سے حالات اَور بھی خراب ہو گئے اس سے جماعتی چندوں پر اثر پڑا مگر مولوی صاحب نے تبلیغ کے کام کو ہر صورت میں جاری رکھا۔ انہی ایّام میں غانا کی مخلص ترین جماعت Ada کے خلاف بعض معاندین نے جھوٹی شکایات کر کے حکّام کو اُکسایا جس کے نتیجہ میں حکّام نے گورنر سے سفارش کی کہ جماعتِ احمدیہ Ada کے جملہ افراد کو یہاں سے نکال کر کسی اَور جگہ منتقل کر دیا جائے۔ ظاہر ہے یہ بہت ہی خطرناک فیصلہ تھا۔ اس سے جماعت کے احباب اپنی جائیدادوں سے محروم ہو سکتے تھے۔ اسی وقت مولانا مبشر صاحب نے حکّام سے مل کر انہیں اصل صورتِ حال سے آگاہ کیا اور اِس طرح خدا کے فضل سے یہ مشکل ٹل گئی۔ مولانا مبشر صاحب ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۵ء تک اکیلے ہی مع چند افریقن لوکل مبلّغین کے تبلیغی فرائض میں منہمک رہے۔ آپ کی بے نظیر خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ قومیں جن کی تعداد ہم سے کہیں زیادہ ہے اُنہیں یہ سعادت (یعنی واذا الوحوش حشرت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی۔ ناقل) حاصل نہیں ہوئی اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو اس عمارت کی ایک بنیادی اینٹ بننے کی سعادت حاصل ہوئی جس کو ہم نے وہاں قائم کرنا ہے۔"

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

غانا میں جماعت کے قیام سے قبل اگرچہ مسلمانوں کی تعداد بہت تھی لیکن ان میں کسی قسم کی مذہبی بیداری نہیں تھی۔ تمام ملک میں مسلمانوں کا ایک بھی سکول نہ تھا۔ مسلمان بچے بھی عیسائی سکولوں میں تعلیم پاتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بچوں پر عیسائیت کا اثر رنگ لائے بغیر نہ رہتا۔ بلکہ مسلمان طلبہ کے نام (اسلامی نام) تبدیل کر دیئے جاتے۔ جماعتِ احمدیہ نے اِس سلسلہ میں خصوصی توجہ دی اور آج غانا میں ہی جماعتِ احمدیہ کے تحت ۳۱

سکول کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح مقامی مبلّغین کی
ٹریننگ کے لئے مشنری ٹریننگ کالج بھی قائم ہے۔
سکولوں کا قیام ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف
ان ممالک کے رہنے والے خاص و عام سبھی
کرتے ہیں۔

مجلّۃ الازہر کا اعتراف

اِس ضمن میں صرف ایک حوالہ کا ذکر کرنا
ضروری ہے۔ ۱۹۵۸ء میں جب غانا کے وزیرِ اعظم
مصر تشریف لے گئے تو اس موقع پر ازہر یونیورسٹی
کے ترجمان مجلّۃ الازہر کی جولائی ۱۹۵۸ء
کی اشاعت میں "الاسلام فی غانا" کے عنوان
سے ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا۔ یہ مضمون شیخ الازہر
کے پریس برانچ کے انچارج الاستاذ عطیہ صقر
کا لکھا ہوا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے غانا کے
تاریخی، سیاسی، اقتصادی اور مذہبی حالات پر
روشنی ڈالی ہے۔ مضمون کے اختتام پر مسلمانوں کی
حالت اور مذہبی کوائف بیان کرتے ہوئے غانا
کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ
کی خدمات پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا
ہے:-

"ولهم نشاطٌ بارزٌ
في كافة النواحي و
مدارسهم ناجحة
بالرغم من ان تلاميذها

لا يدينون جميعًا
لمذهبهم"

یعنی فرزندانِ احمدیت کی
سرگرمیاں ان تمام امور میں
انتہائی کامیاب ہیں۔ ان کے مدارس
بھی کامیابی سے چل رہے ہیں باوجود
اس کے کہ ان مدارس کے تمام طلبہ
ان کی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامِ مساجد

مساجد دینی علوم کے سیکھنے کے لئے درسگاہوں
کا کام دیتی ہیں اور تربیت کے لئے مساجد کا قیام
بے حد ضروری ہے۔ مسجد انسانی معاشرہ کے اندر بڑا
اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ
عنہ نے اس طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ چنانچہ صرف
غانا میں ہی ۱۹۶۵ کے قریب مساجد قائم ہو چکی ہیں۔

مشن کا اخبار گائیڈنس نہایت کامیابی سے
جاری ہے۔ فینٹی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو رہا
ہے۔ مقامی طور پر مشن ہر سال کثیر تعداد میں اسلام کے
متعلق لٹریچر شائع کر کے تقسیم کرتا ہے۔

۱۹۶۵ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد
صاحب نے اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران اس
امر کو شدت سے محسوس فرمایا کہ مقامی طور پر مبلّغین
کو تیار کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے غانا میں مشنری ٹریننگ
کالج جاری کرنے کی ہدایت فرمائی جس میں غانا،

نائیجیریا اور لائبیریا وغیرہ سے طلبہ منگوا کر انہیں دینی ماحول میں رکھ کر اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا جاتا ہے۔ اس کالج کے پہلے پرنسپل مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری مقرر ہوئے۔ آجکل مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب جوزاء یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا میں جماعتِ احمدیہ کی ترقی اور وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کی رُو سے وہاں پر بالغ احمدی ایک لاکھ پینتیس ہزار تھے۔

آئیوری کوسٹ مشن

آئیوری کوسٹ فرانسیسی مقبوضہ تھا جسے اگست ۱۹۶۰ء میں آزادی ملی۔ جب اس ملک کو آزادی ملی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس ملک میں احمدیہ مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا یہاں سب سے پہلے مکرم قریشی مقبول احمد صاحب طالب مبلغ انگلستان و امریکہ کو بھجوایا گیا۔ ابتداء میں یہاں مشن قائم کرنے میں بہت مشکلات پیش آئیں مگر پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ مکرم قریشی صاحب کو اس ملک میں داخلہ کی اجازت مل گئی اور آپ جولائی ۱۹۶۱ء میں آئیوری کوسٹ تشریف لے گئے۔ آپ کے بعد مکرم قریشی محمد افضل صاحب اس ملک میں کام کر رہے ہیں۔

یہاں خدا کے فضل سے اپنا مشن ہاؤس بن چکا ہے اور خدا کے فضل سے مضبوط جماعت کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اسی مشن کے ذریعہ سینیگال، گنی، مالی اور اپر وولٹا میں اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ ان ممالک سے اسلامی لٹریچر کی مانگ کو یہی مشن پوری کرتا ہے۔ مشن نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا فرنچ ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس کے علاوہ ماریشس مشن کا شائع کردہ لٹریچر بھی یہاں کثرت سے تقسیم ہوتا ہے۔

قریشی مقبول احمد صاحب نے اپنے قیام کے دوران قرآن کریم کے پہلے پارہ کا فرنچ ترجمہ مع لوکل زبان "جیولا" شائع کیا۔ اس چھوٹے سے ملک میں بہت زبانیں بولی جاتی ہیں مسلمانوں کی اکثریت کی زبان جیولا ہے لیکن ملک کی اکثریت فرنچ زبان ہی استعمال کرتی ہے۔ یہ ملک مغربی افریقہ کے تمام ممالک سے امیر ترین ملک ہے اس لئے ارد گرد کے ممالک کے ہزارہا لوگ طلبِ معاش کی خاطر یہاں آباد ہیں۔ یہاں رہنے والے مالی، گنی، اپر وولٹا، نیجر سینیگال، موریتانیہ اور چاد کے علاوہ فرانس کے لوگوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔

قریشی محمد افضل صاحب کی کوششوں سے ایک فرانسیسی دوست احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا نام حسین ہے۔ آجکل فرانس میں مقیم ہیں اور باقاعدہ چندہ بھجواتے ہیں۔ جماعت آبی عبان کی تعداد دو سو ہے۔

لائبیریا مشن

لائبیریا میں احمدیت کا پیغام پہلی بار ۱۹۱۷ء

میں پہنچا۔ وہاں کے ایک پروفیسر صاحب نے احمدیت کا لٹریچر منگوایا۔ (الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء)

لائبیریا میں اسلام ہمسایہ ملک گنی سے آیا۔ مسلمانوں کی آبادی ۲۷ فیصد ہے لیکن عیسائیت کا اثر بہت ہے۔ ان کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہے۔

مئی ۱۹۵۲ء میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری جو اس وقت سیرالیون مشن کے انچارج تھے پہلی بار لائبیریا کے تبلیغی حالات کا جائزہ لینے کے لئے مئی ۱۹۵۲ء میں تشریف لے گئے۔ آپ نے اس موقع پر صدر ٹب مین کو تفسیر القرآن انگریزی کی پہلی جلد کا تحفہ بھی پیش کیا اور ایڈریس بھی پیش کیا۔

اس ملک میں احمدیہ مشن کا باقاعدہ قیام ۱۹۵۶ء میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب، (حال امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا) کے ذریعہ عمل میں آیا۔ آپ کے زمانہ میں وہاں جماعت قائم ہوئی اور آپ نے وہاں ایک اسلامی طرز کی شاپ کی بنیاد رکھی جو آہستہ آہستہ ترقی کر کے اب مشن کے تمام اخراجات کی متحمل ہے۔ صوفی صاحب کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کو کچھ عرصہ اس ملک میں خدمت کا موقع ملا۔ ۱۹۶۰ء میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی لائبیریا بھجوائے گئے۔ آپ نے تقریباً ۱۰ سال تک وہاں کام کیا۔

لائبیریا کے پریذیڈنٹ ٹب مین جب انگلستان میں دورہ پر گئے تو انہوں نے امام مسجد لندن جناب بشیر احمد صاحب رفیق کو لائبیریا کے یوم آزادی کی تقریب پر خاص طور پر مدعو کیا اور انہیں بہت ہی اعزاز بخشا

مبلغِ لائبیریا مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کے پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے اور کئی دفعہ انہوں نے حکومتی اور ذاتی تقریبات میں مکرم مولوی ساقی صاحب کو بھی شمولیت کا موقع دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا

گیمبیا کا ملک مغربی افریقہ کا غالباً سب سے پہلا ملک ہے جو برطانوی استعمار کے نیچے آیا اور ۱۹۶۵ء میں سب سے آخر میں اسی ملک سے یہ استعماری طاقت ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئی۔

گیمبیا میں پیغامِ احمدیت کیسے پہنچا

گیمبیا میں باقاعدہ مشن کا آغاز تو ۱۹۶۱ء میں ہوا لیکن اس سے پہلے بھی یہاں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ ۱۹۵۴ء میں گیمبیا کی حکومت نے ایک استانی کو اپنے وظیفہ پر سیرالیون ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوایا۔ کرسمس کے ایام میں اس نے فری ٹاؤن سے اسلامی نماز کا انگریزی نسخہ جو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ آف سکندر آباد دکن کا شائع کردہ تھا خرید کر گیمبیا کے دارالحکومت بانتھرسٹ میں اپنے ایک عزیز کو بطور تحفہ بھجوایا۔ جس شخص کو یہ کتاب پہنچی اس کے ایک دوست کی نظر اس پر پڑی اور وہ ان صاحب سے یہ کتاب مطالعہ کے لئے مستعار لے آئے۔ ان صاحب کا نام LAMIN-W.. N JIE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ موصوف کے والد عربی زبان کے عالم اور دین دار تھے مگر ان کو اسلام کا واجبی سا علم تھا اس کتاب کے مطالعہ سے ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کی جائیں۔

اس کتاب پر احمدیہ مسلم مشن لیگوس (نائیجیریا) کی مُہر تھی۔ انہوں نے نائیجیریا مشن کو خط لکھا کہ مجھے اسلام سے متعلق لٹریچر بھجوایا جائے۔ جب ان کی یہ درخواست مکرم محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی (جو اس وقت مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ تھے) کی خدمت میں پہنچی تو آپ نے انہیں مناسب لٹریچر بھجوایا جس میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کردہ ترجمہ قرآن کریم انگریزی کا پہلا پارہ بھی تھا۔

لٹریچر کے مطالعہ اور سیفی صاحب کے ساتھ خط و کتابت کے نتیجہ میں Lawson صاحب کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی اور اب ان کے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اپنے اہلِ وطن کو بھی اس صداقت سے روشناس کرایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مکرم سیفی صاحب سے تفصیل سے گیمبیا کے حالات تحریر کرتے ہوئے درخواست کی کہ آپ اس ملک کا دورہ فرمائیں۔ آپ نے حکومتِ گیمبیا سے دورہ کی اجازت مانگی مگر حکومت نے VISA دینے سے انکار کر دیا۔

آخر انہیں یہ مشورہ دیا گیا کہ گیمبیا کے مسلمان خود حکومت سے اس ملک میں احمدیہ مشن کھولنے کی اجازت حاصل کریں۔ چنانچہ حکومت سے درخواست کی گئی کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کو گیمبیا میں احمدیہ مسلم مشن کھولنے کی اجازت دی جائے۔ حکومت نے بغرض مشورہ یہ درخواست باتھرسٹ کے چیف امام کو بھجوائی مگر اس نے عیسائیوں کے ساتھ مل کر اس کی سخت مخالفت کی اور حکومت نے بھی اس بنا پر انکار کر دیا۔ لیکن احمدی احباب مایوس نہ ہوئے انہوں نے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ اسی اثناء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے ارشاد پر مکرم سیفی صاحب نے نائیجیریا کے ایک مخلص افریقن احمدی M.A. SANYOLLI کو گیمبیا بھجوایا۔ انہوں نے یہاں چھ ماہ تک قیام کیا اور احمدیہ مشن کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے بہت محنت سے کام کیا۔ ان کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے جبریل سعید صاحب کو غانا سے گیمبیا بھجوا دیا۔ انہوں نے بھی بڑی محنت اور جانفشانی سے تبلیغ کا کام کیا اور جماعت کو منظم کیا۔ اس کے ساتھ مشن کے قیام کے لئے بھی کوششیں جاری رہیں۔ آخر ۱۹۶۱ء میں حکومت کی طرف سے احمدیہ مشن کے قیام کی منظوری مل گئی۔ چنانچہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کو امیر و مبلغ انچارج بنا کر یہاں بھجوایا گیا۔ آپ جب اس ملک میں پہنچے تو رمضان المبارک کے ایام تھے۔ آپ نے تدریس القرآن کے نام سے ایک کلاس جاری فرمائی جس میں طلبہ کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ترجمہ سکھانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظام بھی کیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے ماتھرسٹ شہر کے مختلف محلوں میں تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کرکے گھر گھر تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس طرح ایک قلیل مدّت میں مخلص اور مضبوط جماعت قائم ہوگئی جس میں الحاج سر الیف۔ ایم سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا بھی شامل ہیں جو مولانا محمد شریف صاحب کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ ۱۹۶۵ء میں اس ملک کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے ان ایام میں گیمبیا میں مبلغ انچارج مکرم مولانا غلام احمد صاحب فاضل تھے۔ آپ نے گیمبیا کے یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کی اور تلاوتِ قرآن پاک سے اس تقریب کا افتتاح ہوا۔

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سیرالیون کے علاوہ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فاضل، چوہدری داؤد احمد حنیف صاحب کو بھی اس ملک میں خدمتِ دین کا موقع ملا ہے۔ چوہدری محمد شریف صاحب کے دوبارہ گیمبیا تشریف لے جانے کے بعد آجکل آپ کے ساتھ اقبال احمد صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون اور مرزا محمد اقبال صاحب بھی تبلیغ دین کے فریضہ میں مصروف ہیں۔

محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کے ذریعہ پہلا میڈیکل مشن اس ملک میں قائم کیا گیا جو بلاتمیز مذہب و ملّت خدمتِ خلق کا اہم فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی محنت اور کوشش سے یہ میڈیکل مشن بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی ناسازیٔ طبع کے باعث آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا طبّی مشیر ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

جماعتِ احمدیہ کا یہ مشن مسلمانوں کی تعلیمی خدمات بھی سرانجام دے رہا ہے۔ سیکنڈری سکول کے لئے پلاٹ حاصل کر لیا گیا ہے جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے ۳۰ مئی ۱۹۷۰ء کو باتھرسٹ میں ایک مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا ہے۔

سیرالیون

سیرالیون کا ملک مغربی افریقہ کے ساحل پر خطِ استوا سے تین شمال میں واقع ہے۔ اس ملک میں انگریزوں کا داخلہ اٹھارھویں صدی کے آخر میں ہوا جب انہوں نے امریکہ سے غلام لاکر یہاں آباد کرنا شروع کئے، لیکن انگریزوں کا مکمل قبضہ انیسویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ڈیڑھ سو سال اس ملک پر حکومت کی۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۶۱ء کو یہ ملک آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہوا۔

عیسائیت کی طرف سے اسلام کے خلاف جہاد

اسلام اس ملک میں عیسائیت سے بہت پہلے

پہنچ چکا تھا اور یہاں کے لوگوں کی غالب اکثریت
اسلام قبول کر چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک اس
ملک میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ انگریزوں کے
داخلہ کے ساتھ ہی عیسائی منادوں نے اس ملک
میں ڈیرے جمائے اور انہوں نے مسلمانوں کے خلاف
ایک محاذ قائم کر دیا اور ہر قسم کے جبر و تشدد کو
بروئے کار لا کر مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا
تا کہ کسی طرح اسلام اس ملک سے مٹ جائے۔
مسلمانوں کی مساجد اور مدارس گرا دیئے گئے۔ حکّام
وقت کے پاس جھوٹی شکایتیں کر کے انہیں مسلمانوں
کے خلاف اُکسایا گیا۔

نائب وزیر اعظم کا اعتراف

جناب مصطفےٰ سنوسی صاحب جو حکومتِ سیرالیون
کے نائب وزیر اعظم رہ چکے ہیں اور جماعت احمدیہ
کی خدمات کے بہت مدّاح ہیں نے جماعت احمدیہ کی
سالانہ کانفرنس ۱۹۶۲ء میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا:۔

"اس سرزمین میں گزشتہ صدی
میں اسلام بڑے نازک دَور سے
گزرا۔ ایک گورنر نے مسلمانوں
کو بہت تکلیفیں پہنچائیں اور
بعض مسلمان قبائل کو فری ٹاؤن
سے باہر بھجوانے کا حکم صادر کر
دیا۔ انہوں نے اپیل کی مگر
شنوائی نہ ہوئی۔ آخر وہ گورنر
چھٹی پر گیا اور وہیں فوت ہو گیا
جب اس کی جگہ دوسرا گورنر آیا
تو اس نے کہا کہ اسلام ایک اچھا
مذہب ہے، اور اس طرح
کونسل نے اپنا فیصلہ منسوخ
کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ فری ٹاؤن
میں تا حال مسلمان بڑی تعداد
میں موجود ہیں۔ اب آپ آسانی
سے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ مگر مجھے وہ
وقت یاد ہے جبکہ تبلیغ کی اجازت
نہ تھی اور مسلمان کہلانا بھی مشکل
تھا۔"

عیسائی پادریوں نے انگریزی حکومت کی
سرپرستی میں اس ملک میں عیسائیت کو پھیلانے کا ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حربہ استعمال کیا۔ عیسائیوں نے ایسے مدارس جاری کئے جن میں جو مسلمان بچّہ بھی داخل ہوتا اس کا اسلامی نام بدل کر اسے عیسائی نام دے دیا جاتا جس سے مسلمانوں کے ہزاروں بچّے عیسائیت کی آغوش میں جانے پر مجبور ہو گئے۔ پھر ہسپتال جاری کئے گئے جن میں ہر اس شخص کو علاج کی سہولتیں مہیّا کی جاتیں جو یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان لیتا۔ اخبارات کے ذریعہ اسلام کے خلاف زہر اُگلا جاتا اور ایسا لٹریچر تیار کیا جاتا جس میں اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کے خلاف نہایت ہی نازیبا الفاظ میں ذکر ہوتا اور سکول کے بچّوں کو اسے پڑھنے پر مجبور کیا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ تمام کا تمام عیسائیت کی آغوش میں چلا گیا اور مسلمان کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ اقتصادیات کمزور سے کمزور تر ہوتے چلے گئے۔ نہ حکومت میں ان کی کوئی آواز رہی اور نہ ہی مذہبی و اخلاقی لحاظ سے ان کا کوئی اثر و رسوخ رہا۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے اسلام کی قشاۃ ثانیہ کے علمبردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام وہاں پہنچے اور انہوں نے وہاں جا کر مسلمانوں کے اندر دوبارہ اسلام کی روح پیدا کر کے ان میں احساسِ برتری پیدا کیا وہاں عیسائیت کے جارحانہ حملوں کا ایسا مُنہ توڑ جواب دیا کہ وہی عیسائی لیڈر جو پہلے یہ تصوّر کئے ہوئے تھے کہ سیرالیون حتّٰی کہ تمام افریقہ میں اسلام صرف چند دن کا مہمان ہے اور عنقریب تمام افریقہ میں عیسائیت کا غلبہ ہو جائے گا یہ کہتے سُنائی دینے لگے کہ اب تو حالات بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اسلام اب ایسے زور سے پھیل رہا ہے کہ یہ اندازہ لگانا مشکل ہو گیا ہے کہ افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہو گا یا عیسائیت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ کا اعتراف

مشہور عیسائی جریدہ ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں "مغربی افریقہ میں اسلام کی ترقی" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں مضمون نگار سیرالیون کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ایک سوال جو میرے دل میں بار بار کھٹکتا ہے اور جسے میں اپنے دوستوں سے بھی پوچھتا رہتا ہوں یہ ہے کہ اس ملک (یعنی سیرالیون) میں عیسائیت کا کیا انجام ہو گا جہاں اسکی تبلیغی تنظیم نہایت ہی معمولی ہے۔ اور (اس کے بالمقابل)

اب اسلام کی جارحیّت بڑے
زوروں پر ہے۔ کیا آزاد
سیرالیون اسلامی دُنیا کا ہی
تو حصّہ بنکر نہیں رہ جائے گا
جیسا کہ افریقہ کے بعض دوسرے
آزاد ممالک بنتے ہوئے نظر
آتے ہیں؟"

برِّ اعظم افریقہ میں اتنا عظیم الشان انقلاب اِس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہؤا پَودا ہے، جو خدائی منشاء کے مطابق بڑھتا اور پھُولتا چلا جا رہا ہے اور انشاء اللہ بڑھتا اور پھُولتا چلا جائے گا یہاں تک کہ کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا۔

سیرالیون میں احمدیت کا ابتدائی تعارف تو ۱۹۱۶ء میں ہی ہو چکا تھا جب ایک دوست Mr. Musa Golba "موسیٰ گابا" سلسلہ کا لٹریچر پڑھ کر احمدیت سے وابستہ ہوئے تھے۔

جماعت کی طرف سے سب سے پہلے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ ۱۹۲۱ء میں سیرالیون پہنچے لیکن آپ کا قیام بہت ہی مختصر تھا اور آپ جلد ہی وہاں سے نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپکے بعد حضرت الحاج حکیم فضل الرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی کچھ عرصہ کے لئے یہاں ٹھہرے۔ ان بزرگوں کی کوششوں سے چند سعید روحیں احمدیت سے وابستہ ہوئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی مشن کا قیام

اِس مشن کا باقاعدہ قیام ۱۹۳۷ء میں الحاج حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کے ذریعہ عمل میں آیا آپ نے جس محنت اور جانفشانی سے اس اہم فریضہ کو ادا کیا اس کی یاد ابھی تک دلوں میں تازہ ہے۔ حضرت مولانا علیؓ اور آپ کے ساتھ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے یہاں جس قسم کی قربانیوں کا نمونہ دکھایا وہ قابلِ رشک ہے۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ نے تو اپنی جان تک اس راہ میں قربان کر دی۔ ۱۹۵۵ء میں جب آپ تیسری مرتبہ سیرالیون تشریف لے گئے تو جاتے ہی ایک تکلیف دہ مرض میں مُبتلا ہو گئے جس سے جانبر نہ ہو سکے اور وہیں وفات پائی گویا سیرالیون میں احمدیت کا جو پودا آپ نے لگایا تھا اس کی آبیاری آپ نے اپنے خون سے کی۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔

احمدی مبلّغین نے اِس ملک میں مسلم سکول قائم کرنے کی طرف خصوصی توجّہ دی جس میں اسلامی ماحول کے مطابق تعلیم کا انتظام کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو جرأت نصیب ہوئی

اور دوسری طرف عیسائیوں کا وہ کاری حربہ جو وہ اسلام کو مٹانے کے لئے استعمال کر رہے تھے ناکام ہو کر رہ گیا اور آخر انہوں نے اپنے اس قدیم دستور کو کہ جو بچہ عیسائیت میں داخل نہیں ہو گا اسے سکول سے نکال دیا جائے گا بدل دیا اور عیسائیت کی تعلیم جو جبراً مسلمان بچوں کو دی جاتی تھی روک دی گئی۔ احمدیہ مشن نے انتہائی نامساعد حالات میں کام شروع کیا تھا اور اب محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکولوں کی تعداد ۲۲ تک پہنچ چکی ہے اور اس وقت ۵۷ کے قریب مساجد بھی بن چکی ہیں اور قریباً ۵۰ مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

جماعت کی تعلیمی خدمات کا اعتراف

جماعتِ احمدیہ کی ان خدمات کا اعتراف اپنوں کے علاوہ بیگانے بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ اِس بارہ میں فری ٹاؤن کے ایک سابق میئر الڈرمین اے۔ ایف رحمٰن نے ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"سب سے زیادہ قابلِ قدر کام

جو جماعتِ احمدیہ اِس مُلک میں کر رہی ہے وہ سکولوں کو ایک خاص معیار پر چلانے کا ہے۔ تعلیم کے بغیر کوئی مُلک ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا اور تعلیم کے میدان میں جماعتِ احمدیہ جو کوشش کر رہی ہے اس کو جتنا بھی سراہا جائے اتنا ہی کم ہے۔"

اسی طرح سابق وزیر آبادکاری و پبلک ورکس مسٹر کانڈے بورے جو سیرالیون کے نائب وزیراعظم بھی رہ چکے ہیں کہتے ہیں:۔

"یہ وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اس خطّہ سیرالیون میں اسلامی نور کی شعاعیں پھیلا کر ہمیں بیدار کر دیا۔ یہ لوگ تقریباً عرصہ بیس سال سے مصائب و مشکلات برداشت کرتے ہوئے اس ملک کی دینی اور تعلیمی حالت کو بہتر بنانے میں مشغول ہیں۔ پھر یہ امر بھی قابلِ قدر و ستائش

ہے کہ ان نوجوان مشنریوں کی
Digitized by Khilafat Library Rabwah
کی انتھک خدمات صرف مسلمانوں
کے لئے ہی نہیں بلکہ یہ لوگ
ہر ایک کا بھلا چاہتے ہیں اور
خدمتِ خلق کا جذبہ ان کے
ہر کام اور سکیم میں نمایاں نظر
آتا ہے۔ تعلیمی لحاظ سے اس
ملک کے سینکڑوں بچے انکے
سکولوں میں پڑھ کر اور انکے
زیرِ تربیت رہ کر بہترین شہری
بن چکے ہیں اور ملک کے ہر شعبہ
اور محکمہ میں پائے جاتے ہیں۔"

مشن کی طرف سے ماہوار اخبار "افریقن کرسچینڈ" جاری کیا گیا۔ شروع شروع میں یہ اخبار ایک عیسائی پریس میں چھپتا تھا اور عیسائی پادری اس بارہ میں کئی قسم کی روکیں پیدا کرتے رہتے تھے۔ آخر عیسائی پریس کے مالک نے پادریوں کے اُکسانے پر نہ صرف جماعت کی طرف سے جاری کردہ اخبار کو طبع کرنے سے انکار کر دیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ ہمارا مسیح تو مُردے زندہ کیا کرتا تھا اور مختلف قسم کے معجزات دکھایا کرتا تھا۔ اگر آپ کا مسیح بھی اپنے دعویٰ میں صادق ہے تو اُسے کہو کہ کم از کم تمہارا اخبار ہی چھاپ دیا کرے۔

احمدیہ پریس کا قیام

پرنٹر کے اِس طنزیہ جواب اور مخالفانہ رویّہ سے جماعت کے دوستوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ مگر آخری حربہ تو دعا ہی تھا خود بھی دعاؤں میں لگے رہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے تحریر کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور جماعت کے احباب میں اِس قدر جوش پیدا ہوا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ جلد از جلد ایک اعلیٰ درجہ کا مستقل پریس لگایا جائے۔ پریس کے لئے وعدے ہوئے اور فوری طور پر دو ہزار پونڈ کی رقم جمع ہو گئی۔ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی تحریک پر جو اس وقت مبلّغ انچارج تھے ایک دوست الحاج چیف قاسم نے فوراً پانچ سو پونڈ کی گرانقدر رقم اِس تحریک میں ادا کر دی۔ ایک اور مخلص دوست علی روجر نے جب عیسائی پرنٹر کے الفاظ سُنے تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور باوجود غربت کے ۵۰۰ پونڈ پیش کر دیئے۔ پہلے دوست الحاج قاسم نے ۵۰۰ پونڈ کی مزید رقم اِس فنڈ میں پیش کر دی۔ اِس امر کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ الحاج قاسم جنہوں نے پریس کے لئے ایک ہزار پونڈ کی

گرانقدر رقم کا عطیہ دیا ابتداء میں احمدیت کے سخت مخالف تھے اور ہمارے مبلغین کو ایک مرتبہ مخالفت کے جوش میں دریا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اگر یہ دریا اپنا رُخ بدل لے اور اُلٹی طرف بہنا شروع کر دے تو پھر بھی میں احمدیت قبول نہیں کروں گا۔ لیکن نہ اس دریا نے اُلٹا بہنا ہے اور نہ میں نے احمدی ہونا ہے۔ دریا تو واقعہ میں اُلٹی طرف نہ بہا لیکن الحاج چیف قاسم کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ بعد میں آکر قربانی و ایثار میں بُہتوں سے آگے نکل گئے۔

الحاج علی روجر جو پریس کے لئے ۵۰۰ پونڈ کا عطیہ پیش کر چکے تھے انہوں نے اپنے اخلاص اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنا ایک مکان جس میں وہ خود رہائش رکھتے تھے اور جس کی قیمت بھی ایک ہزار پونڈ سے کسی صورت کم نہ تھی مشن کو ہبہ کر دیا۔ اس سے قبل وہ اپنا ایک نیا مکان مشن کی لائبریری اور ریڈنگ روم کے لئے ہبہ کر چکے تھے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر مشن کی نصرت فرمائی۔ چنانچہ اس رقم سے فوری طور پر پریس انگلستان سے منگوایا گیا اور اسی شہر بو (Bo) میں جہاں عیسائی پریس نے چیلنج دیا تھا آج بھی بڑی شان سے کام کر رہا ہے۔ اس پریس کا نام حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کی یاد میں "نذیر مسلم پریس" رکھا گیا۔

سیرالیون میں احمدیت کا بیج ۱۹۳۷ء میں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ کے ذریعہ بویا گیا تھا وہ بڑھا اور پھولا اور اب وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اس کی شاخیں ملک کے ہر حصے میں پہنچ چکی ہیں۔

ریڈیو سیرالیون سے خطباتِ جمعہ بھی نشر ہونے لگے ہیں اور اپنے اخبار کے علاوہ دیگر اخبارات میں بھی اسلام کی تائید میں مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ وہاں کی ایک لوکل زبان مینڈے میں ہو چکا ہے جس کا پہلا پارہ بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

مغربی افریقہ اور دُنیا کے دیگر ممالک میں ہمارے امام نے جو تبلیغی مراکز قائم کئے اور قائم فرما رہے ہیں ان مشنوں کی رگِ حیات تحریکِ جدید ہے جس کا انحصار ہمارے ایمان پر ہے، ہمارے ایثار پر ہے، ہماری کفایت شعاری پر ہے۔ پس آگے بڑھیں اور اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کریں اور خدائی منشاء کے مطابق قائم کردہ

"تحریکِ جدید"

کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دورۂ افریقہ سے کامیاب مراجعت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لِلّٰہ الحمد کہ آقا مرے واپس آئے
دلِ بیتاب کو تسکین کا پیغام ملا
دیدہ و دل کو ملی دید سے راحت یکسر
تشنہ کامانِ محبّت کو بھرا جام ملا

شکر صد شکر کہ پھر چاند ہوا ہم پہ طلوع
افق دیدہ و دل مطلعِ انوار بنا
پھر خزاں دیدہ گلستاں میں چلی بادِ نسیم
پھر وہی رُوحِ چمن زینتِ گلزار بنا

اہلِ افریقہ کو اسلام کی دعوت دے کر
اِک نئی زندگی کا آپ نے پیغام دیا
ان کو بتلایا ہے کیا شرفِ نوعِ بشر
عظمتِ رشتۂ انساں کو نیا نام دیا

ظلمتِ کُفر مِٹی جس کی ضیا پاشی سے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
پرچم اسلام کا دُنیا میں اُڑایا جس نے
ہے وہی عیسٰی نفس آج زمانے کا اِمام
اپنے انفاس سے مُردوں کو جلایا جس نے

جس کی فُرقت میں تھی یہ زندگی تاریک و اُداس
شکر صد شکر کہ وہ ماہ تمام آ ہی گیا
دیدِ محبوب سے پھر ہو گئیں آنکھیں روشن
پھر وہ ماہ لقا بر سرِ بام آ ہی گیا

میرے آقا کی ہے آمد کہ بہار آئی ہے
چمنِ زیست کے سب پھول مہک اُٹھے ہیں
دیکھ کر رُوئے منوّر کی فقط ایک جھلک
چہرے عشّاق کے کس طرح دمک اُٹھے ہیں

آفتاب احمد بسمل

ہدیۂ عقیدت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موقع دیا ہے مجھ کو خدا نے ثواب کا ❊ ممنون ہوں میں اِس کرمِ بے حساب کا
مدّاح ہوں میں ناصرِ عالی جناب کا ❊ چرچا ہے اہلِ حق میں مرے انتخاب کا
جس کا ہر ایک قول کلید کلامِ پاک ❊ جس کا ہر اِک عمل ہے سفینہ ثواب کا
مشغول ہے اطاعتِ حق میں جو روز و شب ❊ ہر لحظہ جس کو فکر ہے یوم الحساب کا
ہر وقت جس کے مدِّ نظر ہے رضائے دوست ❊ چرچا ہے جس کی بزم میں روز احتساب کا
جس کا وجود پاک ہے ملّت کی آبرو ❊ تعویذ ہے جو آج جہانِ خراب کا
اُس کا مثیل کوئی نہیں اِس زمانے میں ❊ ہو کیا بھلا جواب کسی لاجواب کا
مینار روشنی کا ہے، جو خیر کا نشان ❊ بھاری ہے جس کے فیض سے پلّہ ثواب کا
مہکا ہے جس کے دَم سے گلستانِ معرفت ❊ جو پھول ہے نبی کے چمن میں گلاب کا
جس کی کتابِ زیست ہے سرمایۂ حیات ❊ موتی ہے لفظ لفظ ہر اِک جس کتاب کا
یہ ولولہ، یہ جوش، یہ ہمّت، یہ حوصلہ ❊ پیری یہ اُس کی اور یہ عالم شباب کا
چھوٹوں پہ جو شفیق، بڑوں کا جو ہے رفیق ❊ اُمید گاہ ہے جو ہر اِک شیخ و شاب کا
کس درجہ اُس کا طرزِ تخاطب ہے دلنشیں ❊ ہے اُس کے ہر سوال میں عالم جواب کا

جو خود بھی لاجواب ہے اُس کا جواب بھی ❊ ہے عکس لاجواب کسی لاجواب کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا سلام اُس کو پہنچتا رہے سلیم ❊ خادم ہے جو جنابِ رسالت مآب کا

اے مہدیٔ زمان و مسیحِ محمدی ❊ جاری ہے درس آج بھی تیرے نصاب کا

جس کام کی حضور نے ڈالی تھی داغ بیل ❊ وہ کام کر رہا ہے نبیرہ جناب کا

کرتی ہیں جس پہ نازِ زمانے کی گردشیں ❊ ہے دَور خوش نصیب اُسی ماہتاب کا

آنکھیں ہیں جس کی مظہرِ عزم و یقین تمام ❊ چہرہ وہ جیسے وقتِ طلوعِ آفتاب کا

مغرب پہ بھی نگاہ ہے مشرق پہ بھی نظر ❊ یکساں ہے شرق و غرب پہ فیض اُس سحاب کا

یورپ کے حاشیوں کو خبردار کر دیا ❊ "تم دیکھ لوگے جلد زمانہ عذاب کا

توبہ کرو کہ توبہ ہے مقبول ربِّ پاک ❊ تثلیث چھوڑ دو جو ہے باعث عتاب کا

توحید پر قیام رسالت پہ اعتقاد ❊ شیوہ یہ ہونا چاہیئے اہلِ کتاب کا"

قومیں جو تھیں جہاں کی نظر میں سیاہ فام ❊ جن پر گزر چکا ہے زمانہ عذاب کا

جو تھیں غلام مغربی قوموں کی آج تک ❊ نعرہ جو کر رہی تھیں بلند انقلاب کا

آزاد ہو چکی ہیں بمنشائے ایزدی ❊ تھا انتظار اُن کو کسی شیخِ شاب کا

آمد نے تیری اُن کو سرافراز کر دیا ❊ اب حوصلہ بلند ہے اہلِ ثواب کا

قومِ بلالؓ پائے گی عزّت جہان میں
قومیں جہاں کی آئیں گی اسکی امان میں

سلیم شاہجہانپوری

دلیلِ سحر

میرے جینے کا جو مقصد ہے بتاتے جاؤ
میرے افسانے کا عنوان لگاتے جاؤ

میں نے مانگی ہے تجلّی کی فقط ایک کرن
میرے ماحول کو پُرنُور بناتے جاؤ

ہمسفر یوں تو نہ یہ راہ کٹے گی ہم سے
کچھ سنو مجھ سے تو کچھ مجھ کو سناتے جاؤ

ڈوبنے والے ستارے ہیں سویروں کی دلیل
تم بھی سانسوں کا ہر اک دیپ جلاتے جاؤ

پھر سرِ راہ اُبھر آیا ہے اِک نقشِ غلط
پھر ہر اِک گام پہ قندیل جلاتے جاؤ

بادلو! یوں نہ گزر جاؤ مُئے ناب لئے
ایک ٹھوکر مری توبہ کو لگاتے جاؤ

نوعِ انساں کے لئے تم ہو محبت کے نقیب
تم ہر اِک جذبۂ نفرت مٹاتے جاؤ

ہم نسیم آپ کو مدّت سے بھلا بیٹھے تھے
یاد آئے ہو تو اَب یاد ہی آتے جاؤ

○

نسیم سیفی

ایڈیٹر کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرِ گرامی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پچھلے دنوں بہت مصروف رہا۔ تین چار غزلیں کٹھائی میں ہیں مکمل ہوں تو ایک آپ کو بھجواؤں۔ تعمیلِ ارشاد میں ایک کے تین شعر سُن لیجئے۔ ؎

سہما سہما سا ہے خورشیدِ جہاں تاب ابھی
کچھ اندھیرا سا ابھی صُبح کی تنویر میں ہے

مَیں مغنّی ہوں مگر وقت کے زندانوں کا
رنگ و آہنگ مرے پاؤں کی زنجیر میں ہے

تُو ہے فنکار تو پھر اِس کا بھی اندازہ کر
میرا اِخلاص کہاں تک مری تصویر میں ہے

ثاقبؔ زیروی

مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی طبّی خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم محمد شفیق صاحب قیصر)

احباب جانتے ہیں کہ مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعتِ احمدیہ تبلیغِ اسلام کا کام منظّم طور پر سرانجام دے رہی ہے۔ اس علاقے میں عرصہ سے عیسائی منّاد بھی سرگرم عمل ہیں اور تبلیغ کے ساتھ خدمتِ خلق کے ذرائع کو بروئے کار لاکر وہ مسیحیت کی تبلیغ کو مؤثر بنانے میں مصروف ہیں۔ مشنوں کے سکول اور ہسپتال اس منصوبے میں سرِفہرست ہیں۔ کامیاب جنگ کے لئے ضروری ہے کہ دشمن سے ہر محاذ پر مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ احمدیہ مشنوں نے بھی وسائل کی قلّت کے باوجود تبلیغِ اسلام کے کام کے ساتھ ساتھ ان ممالک میں سکول جاری کئے ہیں جہاں مسلم ذریت کو بداثرات سے محفوظ رکھ کر تعلیم دی جارہی ہے۔ اسی طرح جماعت غریب اور بے کس عوام کی طبّی خدمت کے لئے ڈسپنسریاں اور ہسپتال بھی جاری کر رہی ہے۔ اور ڈسپنسریوں میں "میڈیکل مشنری" کام کر رہے ہیں یعنی اعلیٰ تعلیمیافتہ ڈاکٹر جو ساتھ ساتھ علمِ دین سے بھی آگاہ ہیں اور مخلوق کی جسمانی شفاء کے ساتھ ساتھ روحانی صحت کا سامان بھی مہیا کر سکتے ہیں۔

اِس وقت نائیجیریا، گیمبیا اور غانا وغیرہ ممالک میں جماعت کی ڈسپنسریاں نہایت کامیابی سے خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ نائیجیریا میں ایگوس کے مقام پر احمدیہ ڈسپنسری اپنا خاص مقام حاصل کر چکی ہے۔ ۱۹۶۱ء میں محترم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب نے زندگی وقف کی اور نائیجیریا تشریف لے گئے۔ آپ نے انتھک محنت، خلوص اور محبت سے اسے ایک اہم طبّی مرکز کا مقام دیا۔ آپ وہاں آٹھ سال تک مخلوق کی خدمت پر کمربستہ رہے۔ افسوس کہ اس مردِ مجاہد کا ۵۔ اپریل ۱۹۶۹ء کو وہیں انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔

گیمبیا میں ایک میڈیکل مشن محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کے ذریعہ قائم ہوا ہے جو اس ملک میں مخلوق کی خدمت بلاتمیز مذہب و ملّت کر رہا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی محنت اور کوشش سے یہ مشن بڑی کامیابی سے چل رہا ہے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب (جو لمبے عرصہ سے افریقہ میں جماعت کے اداروں میں طبّی خدمات سرانجام دے رہے ہیں) کی اچانک علالت کے پیشِ نظر محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کو عالیہ سفرِ افریقہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے طبّی مشیر کے طور پر شریکِ سفر ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

حال ہی میں "لیپ فارورڈ پروگرام" کے تحت حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر جناب بریگیڈیر غلام احمد صاحب احمدیہ ڈسپنسری کے قیام کے لئے غانا تشریف لے گئے ہیں۔ موصوف نے وہاں پہنچ کر کام شروع کر دیا ہے اور اب مخلوقِ خدا کا اس

فلاحی ادارے کی طرف رجوع ہے

چند سال قبل سیرالیون میں بھی عوام کی طبی سہولت کیلئے ایک ڈسپنسری جاری کی گئی تھی۔ محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد اکرم صاحب ورک کو کام کرنے کا موقع ملا۔ بعض ناگزیر مشکلات کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

اب "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے تحت لیپ فارورڈ پروگرام کے ماہرین سیرالیون اور مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک میں موزوں مقامات پر ڈسپنسریاں اور ہسپتال جاری کرنے کی وسیع سکیم پر غور کر رہے ہیں۔ اس سکیم پر عمل درآمد کے ساتھ طبی میدان میں جماعت کی خدمات کے حلقہ اثر میں نئی وسعت پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

"لاجواب ٹانک"

ہر قسم کی بدنی کمزوری، دماغی کمزوری، نسیان وغیرہ کمزوری جگر معدہ، پیٹ کی ریحی، دائمی قبض، تبخیر معدہ، سراق، بواسیر، دردِ کمر، شانوں کے درمیان، عکاہلکا درد، تھکاوٹ، کمزوری نظر، دائمی نزلہ زکام، رعشہ، فالج، چڑچڑاپن، جوڑوں میں درد، دودھ، لسی، مکھن وغیرہ کا ہضم نہ ہونا، ماطعم پیدا کرنا سب امراض کے لئے اکسیر ہے۔ پندرہ یوم میں روپے۔

"بے مثال ٹانک"

کمی خون، سانس پھولنا، سر چکرانا، گرمی جگر مثانہ اور دیگر علامات نوجوانوں میں خاص طور پر مفید ہے۔ پندرہ یوم پانچ روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰

حکیم قاضی نذر محمد قاضی دواخانہ چک چٹھہ

(حافظ آباد۔ گوجرانوالہ)

مفید اور مؤثر دوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اسقاط حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دھند، غبار، خارش، کلکرے، موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون ۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
Digitized by Khilafat Library Rabwah
بیاہ شادی کے لئے!

جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ
کی چند خاص مجرب دوائیں

۱۔ بچوں کے دست۔ قے۔ بدہضمی۔ سوکھا پن
مٹی کھانے کی عادت اور نشوونما کی رکاوٹ دور
کر کے بچوں کی صحت مند بنانیوالی بے ضرر دوا
شفاء بے بی ٹانک ۲/۵۰

۲۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ خالص قیمتی
شباب آور دواؤں سے تیار کردہ جرمن فارمولا
سپیشل ڈراپس ۶/-

۳۔ جملہ نسوانی امراض کا کامیاب علاج۔ فیملی ٹانک ۱۶/-

۴۔ بواسیر خونی و بادی کے مایوس مریضوں کیلئے۔ نیو پائلز کورس ۸/-

ایسے ہی دیگر کامیاب مجربات کے علاوہ مفرد ہومیوپیتھک حیرت انگیز
مجرب نسخوں کا معلوماتی کتابچہ
۲۰/- کے ٹکٹ آنے پر مفت

ھُوَ الشَّافِی خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَ النَّاصِرُ

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی کی بیماریوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے!
کیونکہ

اس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے
متواتر کیا جاتا ہے جس سے بفضل خدا ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے
ہیں۔ لہذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی
کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو
تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کے لئے
مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہر معالج امراض دمہ بلغمی کھانسی وغیرہ خادم خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرشیر روڈ والے)
غلام محمد آباد شاہی چوک محلہ دارالفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائلپور

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۷ روپے (مینیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ **الفضل** ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر)

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیم ـــــ اوّلین ـــــ شہرہ آفاق
حبّ اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

زد جام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حبّ مفید النساء
بیقاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دوا سازی۔
• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ
اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

زینہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبّ مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

معین الصحت
تلی، بھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ